

خوشگوار زندگی کیلئے اپنائیے ذرا

نرمی

مؤلف
عبدالمنان راسخ

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

گلدستہ احادیث صحیحہ

کِتَابُ الرِّفْقِ

خوشگوار زندگی کے لئے اپنایئے ذرا

نرمی

مؤلف

عبدالمنان راسخ

غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولأساتذتہ

اشاعت —— 2004ء

مکتبہ قدوسیہ

ابوبکر قدوسی نے موٹروے پریس سے چھپوا کر شائع کی۔

رحمان مارکیٹ ◉ غزنی سٹریٹ ◉ اردو بازار ◉ لاہور پاکستان

Ph:042-7230585-7351124
Email: qadusia@brain.net.pk

"چمکتے موتی"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باغ میں پھولوں کے ساتھ اگرچہ کانٹے بھی ہوتے ہیں جیسے کسی شاعر نے کہا ہے۔

گلشن پرست ہوں مجھے گل ہی نہیں عزیز
کانٹوں سے بھی نباہ کئے جا رہا ہوں میں

لیکن باغ کا حسن کانٹوں سے نہیں پھولوں سے ہی ہوتا ہے۔ گلستان کی سیر کے لئے آنے والوں کو کبھی کسی کانٹے نے اپنی طرف متوجہ نہیں کیا بلکہ پھولوں کی نرمی اور نزاکت ہی اپنی طرف مائل اور راغب کرتی ہے گلدستے ہمیشہ پھولوں اور کلیوں سے بنتے ہیں کبھی کانٹوں سے نہیں بنے، دماغوں کو معطر ہمیشہ پھولوں کی خوشبو ہی کرتی ہے۔ اسی لئے لوگ کلی یا پھول کو ہی توڑتے ہیں اور اسے ہی سونگھ کر دماغی راحت حاصل کرتے ہیں۔

اسی طرح اس گلشن کائنات اور گلستان حیات کا حسن بھی نرمی، پیار، محبت، شفقت، الفت ولطافت سے ہے سختی، درشتی، شدت، غصہ، غیظ وغضب سے نہیں اگرچہ کانٹوں کی طرح یہ گلشن وگلستان اور باغ و باغیچہ کا حصہ ضرور ہیں۔

کائنات کی بقا اور دوام الفت، محبت، نرمی اور عفوو درگزر میں مضمر ہے اگر مالک کون ومکاں کی طرف عفوودرگزر اور نرمی کا معاملہ نہ ہوتا تو انسانیت کب کی تباہ و برباد ہو چکی ہوتی، یہ عالیشان کوٹھیاں، بنگلے، محلات، شہر اور ملک کھنڈر بن چکے ہوتے۔ انسان تو انسان کوئی جاندار زندہ اور حیات نہ ملتا۔

﴿لَو يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَابَّةٍ﴾ (القرآن)

ترجمہ: اگر لوگوں کے گناہ پر اللہ تعالیٰ ان کی گرفت کرتا تو روئے زمین پر ایک بھی

جاندار باقی نہ رہتا۔

﴿إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي﴾ بے شک میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے، اور ﴿إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ پر رحمت کرنا لازمی قرار دیا ہے۔

اس صفت رحمت کے غلبہ وتفوق ہی کا نتیجہ تھا کہ اسی صفتِ رحمت سے مزین و آراستہ کر کے حضرت محمد ﷺ کو امت مرحومہ کی طرف مبعوث فرمادیا۔

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ القرآن

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ القرآن

ترجمہ: البتہ تحقیق تمہارے پاس ایک ایسے رسول تشریف لائے جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری تکلیف کی بات گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے خواہش مند رہتے ہیں ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی مہربان اور شفیق ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کو جو ساتھی عطا فرمائے ان کا وصف بھی یہی ذکر فرمایا۔

﴿رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ آپ میں بڑے رحم دل ہیں

نبی ﷺ کا خلیفہ اول بھی نرم دل تھا ﴿إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ﴾ بے شک ابوبکر بڑے نرم دل آدمی ہیں۔

الغرض اس کائنات کا حسن و دوام نرمی و شفقت اور رفق ورأفت میں ہے۔ ماں کی شفقت، نرمی، محبت اور پیار ہی کا تقاضا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے ﴿مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صِحَابَتِي﴾ کا چار مرتبہ سوال کرنے والے کو جواب میں تین مرتبہ فرمایا تھا کہ ﴿اُمُّکَ اُمُّکَ اُمُّکَ﴾ ماں کے بعد چونکہ باپ کی شفقت کا درجہ ہے اس لئے ایک مرتبہ فرمایا ﴿اَبُوکَ﴾

امت کو حکم دیا: ﴿اِرْحَمُوا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ﴾ اور بالخصوص امت پر شفقت اور نرمی کا معاملہ اختیار کرنے والے کو دعا دی۔

﴿اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِي شَيْئاً فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ﴾

ترجمہ: اے اللہ جو کوئی میری امت کے کسی کام پر والی بنایا گیا اور اس نے ان کے ساتھ نرمی کی تو بھی اس سے نرمی فرما۔

موضوع کی عظمت اور اپنی طبیعت، مزاج اور عادات کی مناسبت سے ہمارے فاضل بھائی، علم دوست اور عمل آشنا مولانا عبدالمنان راسخ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نے ''نرمی'' کے موضوع پر ذخیرہ احادیث سے 54 پھول چن کر سلیقہ شعاری اور حسن ترتیب سے ایک خوبصورت گلدستہ تیار کیا ہے۔ نیز صحت حدیث کا بھی بالخصوص اہتمام کیا ہے۔ گلدستہ گلدستہ ہی ہوتا ہے جس گھر میں بھی جائے اس کے حسن میں اضافے کا سبب بنتا ہے اور اس کی فضا کو معطر کرتا ہے۔ میرے خیال میں یہ گلدستہ ہر گھر کی زینت بننا چاہیے تاکہ ہر گھر کی فضا نرمی و شفقت، رحمت و رأفت اور محبت و مودت سے معطر ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کی اس کوشش کو خالصۃً اپنی رضا کے لئے قبول فرمائے اور ایسے بے شمار گلدستے تیار کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

والسلام

عبدالحئی انصاری ☆

16 جولائی 2003 بروز بدھ

☆ نیک سیرت، بااخلاق اور باعمل عالم دین/ ریسرچ سکالر ادارہ علوم اثریہ/ خطیب لیاقت آباد فیصل آباد

عرض راسخ

الحمدُللهِ الّذی أنعم علینا بِالرِّفقِ و الصّلوۃُ و السّلامُ علٰی رَسُوْلِہِ الّذی أرْشَدَ أُمّتَہُ إلی الصِّدقِ وعلٰی آلِہ وصَحْبِہِ الّذِیْنَ مَیّزُو االحَقّ مِنَ البِدَعِ و الفِسْقِ امّابعد............

اس مختصر رسالہ میں نرمی کے موضوع پر اکثر احادیث صحیحہ کو جمع کر دیا ہے تا کہ رحیم و شفیق پیغمبر شافع محشر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ پر عمل کر کے ہم اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر تر بنائیں۔

یاد رہے! اپنے موقف، عقیدے اور نظریے میں جو صحیح کتاب و سنت سے ثابت ہے اس میں کوئی لچک، سمجھوتہ یا ڈھیل نہیں ہونی چاہیے البتہ اپنے افکار و نظریات اور مَافِی الضَّمِیْرِ کو بیان کرتے وقت شگفتگی، شائستگی اور شگفتگی کا خیال رکھنا ازحد ضروری ہے۔ انداز اس قدر نرم اور اچھا ہو کہ بات بھی سمجھ آئے اور اپنے مسلمان بھائی کی عزت پر آنچ بھی نہ آئے۔ یہی شریعت کا منشاء اور پیغمبر کی سیرت ہے۔

اور دین اسلام ہمیں ہر شعبہ میں نرمی و شفقت کا درس دیتا ہے۔ تعلق داری کے حوالہ سے نرمی و مہربانی صرف دوست واحباب کے لئے رہ گئی ہے، ماں باپ، بیوی اور گھر والوں سے سختی کے ساتھ پیش آنا ان پر رعب جھاڑنا، ان کی ایک نہ ماننا بلکہ دست درازی کرنا ہم خوبی اور فخر سمجھتے ہیں۔ جبکہ ہماری نرمی کے سب سے پہلے مستحق ہمارے ماں باپ، بیوی بچے اور گھر والے ہیں۔

کتاب کو صرف مطالعہ یا زیادتی علم کے لئے نہ پڑھیں بلکہ اصلاح نفس

اور اپنی ذات کو سامنے رکھیں اور جہاں جہاں ہمیں اپنے اندر بے جا سختی، خشکی، تلخی ترشی اور بیزاری نظر آئے۔ اسے ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں۔ انشاء اللہ الرحمٰن پھر بھلائی ہی بھلائی اور بہتری ہی بہتری ہوگی۔ بتوفیق اللہ تعالی

اللہ رحیم و کریم کی رحمت سے یہ سلسلہ فہم حدیث کی پہلی کڑی ہے اور إِنْشَاءَ اللّٰهُ الْمَنَّانُ ہم مختلف اہم اصلاحی، تربیتی اور فکری مضامین پر صحیح احادیث قارئین کی خدمت میں پیش کرتے رہیں گے تا کہ ایک اہم موضوع پر اکثر صحیح احادیث مبارکہ کو پڑھنے، سیکھنے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کا ذوق پیدا ہو اور ذخیرہ حدیث با آسانی ہر گھر با ترجمہ پہنچ سکے۔ اللہ تعالی ہم سب کی مدد فرمائے اور نیک مقاصد میں کامیاب کرے۔ وَهُوَ الْمُوَفِّقُ الْمُعِيْنُ

آخر میں تمام مشائخ، علماء، اصدقاء، رفقاء اور زملاء کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میری صحیح راہ نمائی کی اور میرے ساتھ نرمی والا معاملہ کیا اور بالخصوص اپنے مشفق و محترم بھائی عمر فاروق قدوسی اور ابو بکر قدوسی کا تہہ دل شکر گزار ہوں جنہوں نے دوسرے ایڈیشن کو حسن طباعت سے شائع کرنے کا اہتمام فرمایا. كَثَّرَ اللّٰهُ اَمْثَالَهُمْ
وَصلى الله على خيرِ خُلقِهِ محمَّدٍ و آله و صَحْبِهِ أجْمَعِيْنَ آمين.

كتبه

عبدالمنان بن مولانا حکیم عبدالرحمٰن الراسخ
خادم المركز الاسلامي للدعوة والتحقيق
جامعة الكتاب والحكمة
فیصل آباد۔ پاکستان

8 جون بروز اتوار سن 2003 بعد از نماز مغرب

انتساب

اپنے رحم دل، نرم زبان، دادا جان

"حاجی نیک محمد رحمہ اللہ تعالیٰ"

اور

مہربان

"دادی جان"

کے نام

جنہوں نے بچپن میں نرمی و شفقت کے ساتھ میری پرورش کی
اور میرے ساتھ قابل رشک اچھا سلوک کیا۔

اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کرے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كما رَبَّيَانِي صَغِيْرًا

آمین ثم آمین

عبد المنان راسخ

جمعۃ المبارک 13 جون 2003

آسان صدقہ

قال الرسول ﷺ

1)......: **تَبَسُّمُکَ فِی وَجْهِ اَخِیْکَ لَکَ صَدَقَةٌ**

ترجمہ : تیرا اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا تیرے لئے صدقہ ہے۔ (یعنی دو مسلمان آپس میں ملتے وقت مسکراتے ہیں تو ان کی مسکراہٹ بھی صدقہ شمار ہوتی ہے) ﴿صحیح سنن ترمذی﴾

2)............: **الکلمةُ اللَّیِّنَةُ صدقةٌ**

ترجمہ : نرم بات بھی صدقہ ہے۔

﴿مسند احمد، اسنادہ صحیح﴾

اور یہ صدقات وہی شخص کرسکتا ہے جو نرم مزاج، نرم لہجہ، نرم زبان اور نرم دل رکھتا ہے۔ وگرنہ اکثر افراد کے چہروں پر بے رخی اور خشکی کے اثرات نمایاں ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خندہ پیشانی سے ملنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نرمی کیا ہے؟

کسی کے ساتھ بہتر اور اچھا برتاؤ کرنا یہ نرمی ہے اور ملائمت، نازکی، دھیماپن، مہربانی، رحم دلی، آہستگی، پلپلاپن، لطافت، آسانی، بردباری اور برداشت یہ نرمی کے مفہوم میں شامل ہیں۔ 1

مجدالدین مبارک بن محمد الجزری المعروف امام ابن اثیر المتوفی 606ھ فرماتے ہیں کہ ﴿و الرِّفقُ لِينُ الجَانِبِ وهو خِلافُ العنف﴾ 2 رفق نرم روی کو کہتے ہیں اور وہ سختی کے برعکس ہے۔

شارح حدیث، ماہر علم رجال، شیخ الاسلام امام ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نرمی کے مفہوم کو بڑے جامع الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ ﴿الـرِّفْـقُ بِكَسْـرِ الـراءِ وَسُكُونِ الْفَاءِ بَعْدَهَا قَاف هُوَلِيْنُ الْجَانِبِ بِالْقَوْلِ وَالْفِعْلِ وَالْأَخذُ بِالْأَسْهَلِ وَهُوَ ضِدُّ الْعَنفِ﴾ 3 رفق یہ راء کے کسرے اور فاء کے سکون کے ساتھ ہے اور اس کے بعد قاف ہے اور یہ قول و فعل میں نرمی اور ہر معاملہ میں آسان پہلو کو اختیار کرنا اور یہ سختی کے برعکس ہے۔

یعنی جو شخص سختی، خشکی اور تلخی کی بجائے آرام، سکون اور پیار محبت سے کام یا بات کرے وہ نرم مزاج کہلاتا ہے۔

یاد رہے اوامر و نواہی ﴿یعنی جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور جن کاموں سے روکا گیا ہے﴾ ان میں تساہل یا سستی کرنا یہ نرمی نہیں بلکہ گناہ ہے۔

---

1 فیروز اللغات/ الحاج مولوی فیروز الدین/ صفحہ نمبر 1356

2 النهاية في غريب الحديث، لابن الاثير/ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 246 مادہ ﴿ر ف ق﴾

3 فتح الباری بشرح البخاری/ جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 449 المطبعة السلفية

قرآن مجید اور نرمی

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

"فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ . 1

ترجمہ: (اے پیغمبرؐ) اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان کے لئے نرم ہو گئے اگر آپ تندخو اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے اردگرد سے بھاگ جاتے۔ آپ ان سے درگزر کریں اور ان کیلئے استغفار کریں اور کام میں ان کو بھی شریکِ مشورہ کریں۔ جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ پر بھروسہ کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کی اس امتیازی خوبی کا ذکر فرمایا جس کی بنا پر آپؐ پوری دنیا پر غالب آ گئے اور آپؐ نے اکنافِ عالم کو نورِ توحید سے منور کر دیا وہ ہے رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی نرمی اور ملائمت جو کہ اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی کا نتیجہ تھی۔

اور یقیناً دعوت وتبلیغ کے لئے نرم مزاج، نرم زبان اور نرم دل ہونا انتہائی ضروری ہے ورنہ آپ صحیح معنوں میں دین کی اشاعت وترویج نہیں کر سکتے۔

---

1 سورہ آل عمران پارہ نمبر 4 آیت نمبر 159

مفسر شہیر ابو جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی 310ھ اس حدیث کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

﴿فتاویل الکلام: فَبِرَحْمَةِ اللّٰهِ يَامُحَمَّدُ وَرَأْفَتِهِ بِكَ، وَبِمَنْ آمَنَ بِكَ مِنْ اَصْحَابِكَ، لِنْتَ لَهُمْ، لِتَبَّاعِكَ وَاَصْحَابِكَ فَسَهَلَتْ لَهُمْ خَلَائِقُكَ، وَحَسُنَتْ لَهُمْ اَخْلَاقُكَ، حَتّٰى احْتَمَلْتَ اَذٰى مَنْ نَالَكَ مِنْهُمْ اَذَاهُ وَعَفَوْتَ عَنْ ذِي الْجُرمِ مِنْهُمْ جُرْمَهُ وَاَغْضَيْتَ عَنْ كَثِيْرٍ مِمَّنْ لَوْجَفَوْتَ بِهٖ وَاَغْلَظْتَ عَلَيْهِ، لَتَرَكَكَ فَفَارَكَ وَلَمْ يَتَّبِعْكَ، وَلَا مَابُعِثْتَ بِهٖ مِنَ الرَّحْمَةِ، وَلٰكِنِ اللّٰهُ رَحِمَهُمْ وَرَحِمَكَ مَعَهُمْ، فَبِرَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ﴾ 1

ترجمہ: آیت کی مراد یہ ہے کہ اے محمد ﷺ آپ اور آپ کے اصحاب میں سے جو ایمان لائے اُن پر جو اللہ کی رحمت و رافت ہے اس کی وجہ سے آپ اپنے پیروں کاروں اور اپنے ساتھیوں کے لئے نرم ہیں آپ کی عادتیں ان کے لئے نرم ہیں اور آپ کے اخلاق ان کے لئے عمدہ ہیں یہاں تک کہ ان میں سے کسی کی طرف سے آپ کو تکلیف پہنچتی ہے تو آپ اس کو برداشت کرتے ہیں اور قصور واروں کے قصور معاف فرماتے ہیں اور بہت سے ایسے لوگوں سے چشم پوشی کرتے ہیں اگر آپ ان سے درشتی سے پیش آتے اور ان پر سختی کرتے تو وہ آپ کو چھوڑ جاتے اور آپ کی پیروی نہ کرتے پس آپ اللہ کی رحمت کی وجہ سے ان کے لئے نرم اور رحم والے بن گئے۔

قارئین کرام! آج کل تمام مکاتب فکر میں جو ہٹ دھرمی، تعصب، نفرت اور بے راہ روی ہے وہ صرف بے جا سختی، خشکی، ترشی اور بدزبانی کی وجہ سے ہے۔ مسائل میں اختلاف کا ہوجانا یہ بڑی بات نہیں جب تک دماغ میں عقل ہے تب تک اختلاف رائے لازمی چیز ہے۔ لیکن مسائل کو بنیاد بنا کر ایک

1 تفسیر طبری جلد 4 صفحہ 151 طبع بمصر

دوسرے کی عزت پر حملہ کرنا، طعنہ زنی کرنا، برسرِ منبر و محراب کفر کے فتوے صادر کرنا، گالی گلوچ اور بدزبانی سے کام لینا، یہ سراسر اللہ اور اس کے رسول کی سخت نافرمانی ہے۔

اولیاء اللہ کی شان ہے نہ ہی یہ پیغمبر کی سنت اور اسلاف کا وتیرہ ہے۔ رب تعالیٰ ہم کو کسی کی عزتِ نفس مجروح کئے بغیر نرمی و ملائمت، شائستگی و شگفتگی کے ساتھ اپنا موقف، نظریہ اور عقیدہ پیش کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اور کئی مقامات پر نرمی کا درس دیتے ہوئے رب تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِی هِیَ أَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِی بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِیٌّ حَمِيْمٌ ٥ وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِيْمٍ. 1

ترجمہ: نیکی اور بدی برابر نہیں برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دِلی دوست ہوتا ہے ٥ اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کریں اور اسے سوائے بڑے نصیبے والوں کے کوئی نہیں پاسکتا۔

اور مزید نرمی و ملائمت کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

اُدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِی هِیَ أَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ. 2

ترجمہ: اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو سمجھداری اور اچھی نصیحت کے ساتھ

---

1 سورہ حم سجدہ آیت نمبر 33 2 سورہ نحل آیت 125

بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔

ان دونوں آیات میں رب تعالیٰ نے ہمیں نرم لہجہ رکھنے کا حکم فرمایا اور یہ دعوت کتاب وسنت عام کرنے کا کامیاب طریقہ ہے۔ وگرنہ بدمزاج اور بداخلاق انسان جسے بات کرنے کی تمیز ہو نہ برتاؤ کے آداب سے آگاہی ہو ایسے شخص کی دعوت وتبلیغ کو قبول کرنا درکنار کوئی پاس بیٹھنا بھی پسند نہیں کرتا۔ اللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ

ارشاد ثانی :۔

اللہ رحیم وکریم ایک جگہ نرمی کا حکم فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

اِذْهَبَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی ۝ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى. 1

ترجمہ: تم دونوں (موسیٰؑ وہارونؑ) فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑی سرکشی کی ہے۔ اسے نرمی سے سمجھاؤ کہ شاید وہ سمجھ لے یا ڈر جائے۔

اہل فکر! فرعون جیسا ظالم، سرکش، متکبر اور نافرمان شاید چشم فلک نے آج تک نہ دیکھا ہو۔ مگر اس کے باوجود جب اس سے بات کرنے کا وقت آیا۔ تو اپنے نبیوں کو حکم فرمایا کہ نرمی سے کام لینا، سختی اور تلخی نہ دکھانا شاید وہ راہِ راست پر آجائے اور ایمان قبول کرلے۔ اللہ اکبر

اور یقیناً اس میں کوئی شک نہیں کہ سختی سے لوگ بدکتے اور دور بھاگتے

---

1 سورہ طٰہٰ پارہ نمبر 16 آیت نمبر 43

ہیں اور نرمی سے قریب آتے اور متاثر ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو گھر کی چار دیواری سے لے کر ایوانِ عدل تک نرمی و شفقت سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بڑے ہی نرم تھے:۔

اسی طرح خداوند قدوس نے اپنے جلیل القدر رسول جدّ الانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ " 1

ترجمہ: بلاشبہ ابراہیمؑ بڑے نرم دل اور بڑے بردبار تھے۔

باجود ظلم وستم کے اپنے والد کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، ادب و احترام سے بات کرنا اور پھر گھر سے نکال دینے والے باپ کے لئے مغفرت کی دعا کرنا یہ آپ کے نرم مزاج، نرم دِل اور نرم زبان ہونے کی واضح دلیل ہے۔

آج کم ہی ایسے نوجوان ملیں گے جو ماں باپ کی سختی و تلخی کو برداشت کرتے ہوئے ان کے بارے میں اچھے جذبات رکھتے ہوں۔ وگرنہ اکثر نوجوان آگے سے بولنا، بدتمیزی کرنا، اوران کا کہا نہ ماننا بڑا فخریہ کام سمجھتے ہیں۔

اور کئی تعلیم یافتہ احباب اپنی ملازمت وعزت پر اتراتے ہوئے بوڑھے ماں باپ کوسلام کرنا، ان کوادب سے بلانا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔

رب تعالیٰ ہمیں بوڑھے ماں باپ کی قدر کرنے، اور اسوہ ابراہیمیؑ پر چلنے کی توفیق، ہمت اور سعادت نصیب فرمائے آمین ثم آمین

1 سورہ توبہ پارہ نمبر 11 آیت نمبر 114

احادیث شریفہ کی روشنی میں نرمی کی اہمیت

رسولِ رحمت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی اپنوں اور غیروں سے نرمی والا معاملہ کیا اور اسی کا حکم اپنی امت کو دیا۔ ذخیرہ حدیث کا مطالعہ کیا جائے تو بے شمار ایسی احادیث ملتی ہیں کہ جن میں نرمی کی اہمیت، ضرورت اور فضیلت کا ذکر کیا گیا ہے۔ آیئے چند احادیث صحیحہ شریفہ کا مطالعہ اس نکتہ نظر سے کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

حدیث نمبر ﴿1﴾

صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ بنت عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

﴿ إِنَّ الرِّفْقَ لَايَكُوْنُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ ﴾ 1

ترجمہ: بلاشبہ نرمی نہیں ہوتی کسی چیز میں مگر وہ اس کو خوبصورت بنا دیتی ہے۔ اور نہیں چھینی جاتی کسی چیز سے مگر وہ اس کی قدر کو کم کر دیتی ہے۔
یعنی نرمی سے کام یا بات کی اہمیت و افادیت بڑھ جاتی ہے اور سختی و تلخی سے کام یا بات کی اہمیت و قدر کم ہو جاتی ہے۔

---

1 صحیح مسلم شریف کتاب البر والصلۃ، باب فضل الرفق جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 322۔ مسند احمد جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 58/112/125/171/206/222

حدیث نمبر ﴿2﴾

سیدنا حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ﴾ 1

ترجمہ: جس کو نرمی سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی سے حصہ عطا کیا گیا اور جو نرمی کے حصہ سے محروم رہا وہ بھلائی کے حصہ سے محروم رہا۔

یعنی نرمی سے بھلائی آتی ہے اور بڑھتی ہے اور سختی و تلخی سے آدمی بھلائی سے محروم اور شر کے قریب تر ہو جاتا ہے۔

حدیث نمبر ﴿3﴾

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيرَ" 2

ترجمہ: جو نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔

یعنی یہ حدیث پہلی احادیث سے بھی واضح ہے کہ جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ اچھائی، بھلائی اور خیر سے محروم اور دور ہے۔

---

1 جامع ترمذی شریف مع التحفة، كتاب البر والصلة باب ماجاء في الرفق جلد 3 صفحہ نمبر 149 صحیح سنن الترمذی علامہ البانی (مترجم) جلد 2 صفحہ 498

2 صحیح مسلم شریف، كتاب البر والصلة باب فضل الرفق جلد 2 صفحہ 322

بہتری، اچھائی اور بھلائی میں آگے بڑھنے کے لئے نرم مزاج ہونا نہایت ضروری ہے۔

حدیث نمبر ﴿4﴾

صدیقہ کائنات ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

﴿ يَاعَائِشَةُ ارْفِقِي فَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا اَرَادَ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا دَلَّهُمْ عَلَى بَابِ الرِّفْقِ" 1

اے عائشہ نرمی کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب کسی اہل خانہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں۔ تو ان کی نرمی کی طرف راہ نمائی فرما دیتے۔ سبحان اللہ

یعنی جن اہل خانہ میں باہم نرمی ہو، پیار و محبت اور چاہت کی فضا ہو وہ اللہ تعالیٰ کی نظر خاص کا مظہر ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسے گھر والے بنائے۔ آمین ثم آمین

حدیث نمبر ﴿5﴾

سیدنا حضرت خالد بن معدان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

1 مسند احمد، مسند عائشہ جلد نمبر 6 / حدیث صحیح

مجمع الزوائد، کتاب الأدب باب ماجاء في الرفق جلد نمبر 8 صفحہ 8 صفحہ نمبر 22

ایک اور روایت کے لفظ ہیں ﴿إِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِ الرِّفْقَ﴾ جب اللہ تعالیٰ کسی اہل خانہ کے حق میں بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان پر (خاص مہربانی کرتے ہیں) نرمی داخل کردیتے ہیں۔ امام ہیثمی فرماتے ہیں ﴿وَرِجَالُه رجالُ الصحيح﴾ اور اس کے راوی صحیح بخاری کے ہیں۔ جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 22

﴿إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيَرْضَاهُ وَيُعِينُ عَلَيْهِ مَالَا يُعِينُ عَلَى الْعُنْفِ﴾ 1

ترجمہ: بلاشبہ اللہ تعالٰی نرم 2 ہیں اور نرمی کو پسند کرتے ہیں۔ اور اس سے راضی ہوتے ہیں اور جو نرمی پر اللہ تعالٰی مدد فرماتے ہیں وہ سختی پر نہیں فرماتے۔ یعنی نرمی میں مددِ الٰہی شامل ہوتی ہے اور سختی نصرۃ الٰہی سے خالی ہوتی ہے۔ اور باعث نقصان ہوتی ہے۔

حدیث نمبر ﴿6﴾

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ، وَبِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ، عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ﴾ 3

کیا میں تم کو ایسے شخص کے بارے میں نہ بتلاؤں جو آگ پر حرام کر دیا گیا ہے اور آگ کو اس پر حرام کر دیا گیا ہے۔ ہر قریب رہنے والے، نرمی کرنے

1 مجمع الزوائد، کتاب الأدب، باب ماجاء فی الرِّفق جلد نمبر 8 صفحہ 21۔ امام ہیثمی فرماتے ہیں ﴿رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح﴾ اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ صحیح الترغیب والترھیب علامہ البانی۔ 2 اس کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ اللہ سختی نہیں فرماتے بلکہ مطلب یہ ہے کہ نرمی ورحمت، سختی وغضب پر غالب ہے۔ ورنہ سرکشوں، ظالموں، مشرکوں، کافروں اور غیر مسلموں کی اللہ تعالٰی سخت پکڑ کریگے۔ 3 صحیح ابن حبان، باب حسن الخلق جلد 1 صفحہ 366 سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد نمبر 2 صفحہ 649 حدیث نمبر 938 صحیح الترغیب جلد نمبر 3 صفحہ 17۔ اور بعض روایات میں آتا ہے آپؐ نے فرمایا ﴿المؤمن لَيِّنٌ هَيِّنٌ لَيِّنٌ ما اُستُنِيخَ اِستَنَاخَ﴾ ایمان دار شخص نرم خو نرم مزاج ہوتا ہے جہاں اسے بٹھا دیا جائے بیٹھ جاتا ہے۔ سبحان اللہ

والے اور آسانی والے (شخص پر جہنم حرام ہے)

حدیث نمبر ﴿7﴾

سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں ایسا حاکم، امیر، وزیر، یا ولی عہد جو بے جا سختی سے کام لے ایسے سخت مزاج کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بدعا فرمائی:

﴿اللّٰھُمَّ مَنْ وَلِیَ مِنْ أمْرِ أُمَّتِی شَیئًا فَشَقَّ عَلَیْھِمْ فَاشْقُقْ عَلَیْہِ﴾

ترجمہ: اے اللہ جو میری امت کے کسی کام کا والی بنایا گیا اور اس نے ان پر سختی کی تو بھی اس پر سختی فرما۔

﴿وَمَنْ وَلِیَ مِنْ أمْرِ أُمَّتِی شَیْئًا فَرَفَقَ بِھِمْ فَارْفُقْ بِہِ﴾ 1

ترجمہ: اور جو کوئی میری امت کے کسی کام پر والی بنایا گیا اور اس نے ان کے ساتھ نرمی کی تو بھی اس سے نرمی فرما۔

حدیث نمبر ﴿8﴾

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

﴿أنّ رسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال أقِیمُوا الصُّفوف فَإنّما تَصُفُّونَ بِصُفوفِ المَلائِکۃِ، وحَاذُوا بَیْنَ المَناکِبِ وَسُدُّوا الخَلَلَ ولِیْنُوا فی أیدِی إخوانِکُم ولاتذرُوا فُرُجاتٍ للشیطان ومن وَصَلَ صَفاً وَصَلَہُ اللّٰہُ تبارک وتعالیٰ ومن قطع

1 صحیح مسلم شریف، کتاب الامارۃ باب فضیلۃ الامیر جلد 2 صفحہ 122

صفًا قطعه الله﴾1

ترجمہ: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کو قائم کرو بے شک تم فرشتوں کی صفوں کے ساتھ صفیں بناتے ہو اور کندھوں کے درمیان برابری رکھو اور خالی جگہ کو پر کرو اور اپنے بھائیوں کے بارہ میں نرمی اختیار کرو اور شیطان کے لئے کشادگی نہ چھوڑو۔ جس نے صف کو ملایا اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو ملائیں گے اور جس نے صف کو کاٹا اللہ تعالیٰ اس کو کاٹ دیں گے۔

اس حدیث مبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالخصوص اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ نرمی برتنے کا حکم فرمایا اور اس کی تلقین کی اللہ تعالیٰ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حدیث نمبر ﴿9﴾

اہل جنت کے بارے میں آپ ؐ کا فرمان عالی شان ہے۔

﴿اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُوسُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِی قُرْبٰی وَمُسْلِمٍ، وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْعِيَالٍ﴾2

ترجمہ: جنت والے تین طرح کے ہوں گے۔ انصاف والا، صدقہ کرنے والا، موافقت کرنے والا بادشاہ، رحم کرنے والا نرم دل شخص ہر قریبی عزیز اور مسلمان کے لئے اور بال بچوں والا پاک باز اور سوال سے بچنے والا۔

---

1 مسند احمد، جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 98 ابوداؤد شریف جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 131 اسنادہ صحیح وصححہ الالبانی

2 صحیح مسلم شریف، کتاب الجنة باب الصفات التی یعرف جلد 2 صفحہ 385)

حدیث نمبر ﴿10﴾

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

﴿اَنَّ رسولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قال اِنَّ فی الْجَنَّةِ غُرْفَةً یُرٰی ظاهِرُ ها من باطِنِها وباطِنُها من ظاهِرِ ها فقال ابو موسیٰ لمن هی یارسولَ اللّٰہ؟ قال "لمن ألانَ الکلامَ وأطعم الطعامَ وباتَ لِلّٰہِ قائماً والناسُ نیامٌ﴾ 1

ترجمہ: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک جنت میں ایک ایسا کمرہ ہے کہ اس کا ظاہر اس کے باطن سے دیکھا جا سکتا ہے اور اس کا باطن اس کے ظاہر سے دیکھا جاسکتا ہے حضرت ابوموسیٰ نے کہا اللہ کے رسول یہ کس کیلئے ہے؟ آپ ؐ نے فرمایا ہر اس شخص کیلئے جس نے نرم کلام کی اور کھانا کھلایا اور اللہ کی رضا کیلئے رات کو قیام کیا اور لوگ سو چکے تھے۔

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ جنت میں بلندی کے درجات کے لئے اور اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبے کو حاصل کرنے کے لئے نرم کلام ہونا ضروری ہے اور بالخصوص مندرجہ ذیل شعبوں میں نرمی کا خیال رکھنا ازحد ضروری ہے۔اللہ توفیق عطا فرمائے۔

1۔عبادت میں نرمی۔2۔ماں باپ سے نرمی۔3۔بیوی سے نرمی۔4۔بچوں سے نرمی 5۔خادموں سے نرمی۔6۔ہمسایوں سے نرمی۔7۔مہمانوں سے نرمی 8۔بھوکے،پیاسے سے نرمی۔9۔سوال کرنے والے سے نرمی۔10۔مقروض،تنگدست سے نرمی۔11۔جاہل سے نرمی۔12۔غیر مسلم سے نرمی۔13۔دشمن سے نرمی۔14۔حیوانوں سے نرمی۔15۔نرمی ہی نرمی

رب تعالیٰ ہم پر خصوصی کرم فرماتے ہوئے ہمیں نرمی جیسی عظیم صفت،نعمت،خوبی اور دولت سے مالا مال فرمائے اور بے جاسختی،ترشی،تلخی اور خشکی سے محفوظ فرماتے ہوئے دنیا و آخرت میں کامیاب کرے۔آمین ثم آمین

1 رواہ احمد جلد 2 صفحہ 173۔مستدرک الحاکم جلد 1 صفحہ 321،کتاب صلاۃ التطوع،اور اس کے لفظ ہیں ﴿لمن اطابَ الکلامَ﴾ اسنادہ صحیح،

عبادت میں نرمی

دین اسلام کے ہر شعبہ میں آپ کو نرمی کا پہلو نمایاں نظر آئے گا۔ اسلامی تعلیمات میں عبادات، معاملات اور اخلاقیات میں نرمی پر بہت زور دیا گیا ہے۔لیکن صد افسوس کہ آج ہمیں ہر شعبہ میں سختی ہی سختی اور تنگی ہی تنگی نظر آتی ہے انسان اپنی طرف سے لگائی گئی حدود و قیود کو کمال سمجھتا ہے جبکہ حقیقت میں ان کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ الٹا عذاب ہے۔

عبادت کے حوالہ سے اسلام نے کسی ایسی نیکی یا بندگی کا حکم نہیں دیا جو انسانی وسعت و طاقت سے باہر ہو یا شاق ہولیکن آج کل لمبے لمبے چلّہ جات، خودساختہ ذکر واذکار، پیدل چلنے کی نذر و نیاز وغیرہ دین میں داخل کر کے اصل اسلامی عبادت کے چہرہ کوداغ دار بنادیا گیا ہے۔ رب تعالیٰ ہمیں صحیح کتاب و سنت پر چلنے کی توفیق اور نرمی وسہولت کو اپنانے کی سعادت نصیب فرمائے آمین ثم آمین

حدیث نمبر ﴿11﴾

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوخبر دی گئی کہ وہ کہتے ہیں

﴿لأَقُومَنَّ اللَّيلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ مَاعِشْتُ. فَقَالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَنْتَ الَّذِى تَقُولُ ذٰلِكَ؟ فَقُلْتُ لَهُ قدقُلْتُهُ يَارَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم فَإنَّكَ لا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وأفْطِرْ، وَنَمْ وَقُمْ وصُمْ مِنَ

الشَّهْرِ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا و ذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا و أَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا و أَفْطِرْ يومًا وَذٰلِكَ صِيَامُ داؤد عليه السلامُ وهو أعدلُ الصيام قال قلتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قال عبدُاللّٰهِ بن عمرٍو لِأَنْ قَبِلْتُ الثلاثةَ الأيَّامَ الَّتِي قَالَ رسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي و مَالِي ﴾1

ترجمہ: میں زندگی بھر ساری رات قیام کروں گا اور دِن کا روزہ رکھوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے یہ بات کہی ہے؟ میں نے کہا ہاں اللہ کے رسول میں نے ایسے کہا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کی طاقت نہیں رکھتا، روزہ رکھ اور افطار کر، آرام کر اور قیام کر اور مہینے میں تین دن کے روزے رکھا کر نیکیوں کا بدلہ دس گنا ملتا ہے۔ اس طرح یہ ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا۔ (عبداللہ کہتے ہیں) میں نے کہا اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا پھر

1 اور بعض روایات کے لفظ ہیں سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں ﴿فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ ﴾ میں نے سختی چاہی تو مجھ پر سختی کر دی گئی۔ اور آپ بڑھاپے کی عمر میں فرمایا کرتے تھے ﴿يَالَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ﴾ کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت (نرمی) کو قبول کر لیتا۔ صحیح بخاری شریف، كتاب الصوم، باب حق الجسم في الصوم، باب صوم الدهر، باب حق الأهل في الصوم، باب صوم يوم وإفطار يوم جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 265۔ اللؤلؤ والمرجان، كتاب الصيام، باب النهي عن صوم الدهر ج 1 صفحہ نمبر 299، حدیث نمبر 715-714۔ بلکہ رب تعالیٰ نے قرآن میں اپنے پیغمبر کو حکم دیا ﴿قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ﴾ رات کا تھوڑا حصہ قیام کیا کرو۔ سورۃ المزمل آیت نمبر 2

ایک دِن روزہ رکھا کراور دو دِن کے لئے چھوڑ دیا کر میں نے پھر کہا کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ ؐ نے فرمایا کہ ایک دِن روزہ رکھ اور ایک دن چھوڑ۔ یہی حضرت داوٗد علیہ السلام کا روزہ تھا اور یہ سب سے بہتر روزہ ہے۔ میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ ؐ نے فرمایا کہ اس سے افضل کوئی روزہ نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں اگر میں تین دِن (کے روزوں کی رخصت و نرمی) قبول کر لیتا تو یہ مجھے اپنے اہل و مال سے زیادہ پسند ہوتا۔

غور فرمائیں عبادت میں کتنا اعتدال اور نرمی ہے کہ اگر کوئی شخص صرف تین دن روزہ رکھے رب تعالٰی اسے پورے ماہ کے روزوں کا ثواب عطا فرمائیں گے۔ سبحان اللہ

حدیث نمبر ﴿12﴾

سیدنا حضرت عثمان ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿أنَّ النَّبِی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ لَہُ أُمَّ قَوْمَکَ قَالَ قُلْتُ یَارسولَ اللّٰہِ إنّی أجدُ فِی نَفْسِی شَیْئًا قَالَ ادْنُہُ فَجَلَّسَنِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ ثُمَّ وَضَعَ کَفَّہُ فی صَدْرِی بَیْنَ ثَدْیَیَّ ثم قال تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِی ظَهْرِی بَیْنَ کَتِفَیَّ ثُمَّ قَالَ أُمَّ قَوْمَکَ فَمَنْ أُمَّ قَوْمًا فَلْیُخَفِّفْ فَإِنَّ مِنْهُمُ الکبیرَ وإنَّ فِیْهِمُ الْمَرِیْضَ وإنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ وإنَّ فِیْهِمْ ذاالحاجةِ وإذا صلّی أحدُ کم وَحْدَہُ فَلْیُصَلِّ کَیْفَ شاءَ﴾1

1 صحیح مسلم شریف، کتاب الصلوۃ، باب امر الائمۃ بتخفیف الصلاۃ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 188
اللولو والمرجان، کتاب الصلاۃ باب إمر الائمۃ بتخفیف الصلاۃ ج 1 صفحہ نمبر 124

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا اپنی قوم کی امامت کراؤ میں نے کہا اللہ کے رسول میں اپنے میں ہچکچاہٹ پاتا ہوں آپ نے فرمایا میرے قریب ہو پس آپ نے مجھے اپنے سامنے بٹھا کر میرے پستانوں کے درمیان سینے پر اپنی ہتھیلی مبارک کو رکھا (تو اللہ نے شرح صدر فرما دیا) اور فرمایا منہ موڑ اور اپنی ہتھیلی میری پیٹھ پر مونڈھوں کے درمیان رکھی۔ پھر فرمایا اپنی قوم کی امامت کراؤ اور جو شخص قوم کی امامت کرائے تو وہ نرمی سے کام لے کیونکہ (نمازیوں) میں بڑے، بیمار، کمزور، حاجت مند ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں (جن کا خیال رکھنا چاہیے) اور جب کوئی اکیلا نماز پڑھے تو جس طرح چاہے کرے۔

حدیث نمبر ﴿13﴾

صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا

﴿إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ أَنَا أُرِيدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ مِمَّا أَعْلَمُ مِن شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِن مِن بُكَائِهِ﴾ 1

ترجمہ: میں نماز کی نیت باندھتا ہوں، ارادہ یہ ہوتا ہے کہ نماز کو طویل کروں گا لیکن بچے کے رونے کی آواز سن کر مختصر کر دیتا ہوں۔ کیونکہ میں اس پریشانی کو جانتا ہوں جو بچے کے رونے سے ماں کو ہوتی ہے۔

حدیث نمبر ﴿14﴾

صدیقہ کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

﴿أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عليها وعِندَها امرأةٌ

1 صحیح بخاری شریف، کتاب الاذان باب من اخف الصلاۃ عند بکاء الصبی جلد 1 صفحہ 98۔ اللؤلؤ والمرجان ج 1 صفحہ 125 حدیث نمبر 271 کتاب الصلاۃ

قَالَ مَنْ هٰذِهٖ؟ قَالَتْ فُلَانَةُ، تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا. قَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ أَحَبَّ الدِّيْنِ إِلَيْهِ مَادَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ﴾ 1

ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دن) ان کے پاس آئے اس وقت ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی، آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا یہ فلاں عورت ہے اور اس کی نماز کے ذوق وشوق کا ذکر کیا۔ آپؐ فرمانے لگے، چھوڑو بھی تم پر اتنا ہی عمل واجب ہے جتنے عمل کی تمہارے اندر طاقت ہے۔ خدا کی قسم اللہ نہیں اکتا تا مگر تم اکتا جاؤ گے۔ اور اللہ کو دین کا وہی عمل پسند ہے جس کی پابندی کی جائے۔

حدیث نمبر﴿15﴾

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ:

﴿كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِىْ سَفَرٍ فَرأى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فقال مَاهٰذَا؟ فقالوا صائمٌ فَقَالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُوْمُوْا فِى السَّفَرِ﴾ 2

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپؐ نے دیکھا کہ لوگوں کا ہجوم ہے اور ایک شخص پر لوگوں نے سایہ کر رکھا ہے۔ آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا ایک روزہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی میں سے نہیں ہے۔

---

1 صحیح بخاری شریف، کتاب الایمان، باب احب الدین الی اللہ ادومہ ج 1 صفحہ 11
2 صحیح بخاری شریف، کتاب الصوم، باب من ظُلِّلَ علیہ ج 1 صفحہ 260

حدیث نمبر ﴿16﴾

خادم رسول سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿أَنَّ النَّبِيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم رأى شَيْخًا يُهادَى بين ابْنَيْهِ قال ما بَالُ هٰذَا؟ قالوا نَذَرَ ان يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللّٰه عَنْ تَعْذِيبِ هٰذا نَفْسَه لَغَنِيٌّ و أَمَرَهُ أنْ يَرْكَبَ﴾ 1

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کا سہارا لئے چل رہا تھا۔ آپؐ نے پوچھا اس کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے کہا اس نے (کعبہ شریف) کی طرف پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ یہ اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالے پھر آپؐ نے اس کو سوار ہونے کا حکم دیا۔

ان احادیث صحیحہ شریفہ کی روشنی میں واضح ہوا کہ عبادات میں اپنی طرف سے بے جا سختیاں نہیں کرنی چاہئیں بلکہ دین نے جو آسانی اور نرمی کی ہے اسے قبول کرنا چاہیے اور جب عبادت میں نرمی ہے تو عبادت کی دعوت بھی نرمی سے دینی چاہیے۔ رب تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین

ماں باپ سے نرمی:۔

رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی ایک مقامات پر فرمایا ﴿وبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾ 2 اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اور ایک مقام پر ماں باپ کے

---

1 صحیح بخاری شریف، ابواب العمرۃ، باب من نذر المشی إلی الکعبۃ جلد 1 صفحہ 251

2 دیکھیں سورۃ البقرہ آیت نمبر 83، سورۃ النساء آیت 36، سورۃ الانعام آیت 151 سورۃ الاسراء آیت 23، سورۃ الاحقاف آیت 15

ساتھ سختی کرنے کو کبیرہ گناہ اور حرام قرار دیا اور بے شمار مقامات پر حد درجہ کی نرمی کا حکم دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا﴾ 1

ترجمہ: تم (ماں باپ) کو اف تک نہ کہو اور نہ ہی انہیں جھڑک کر جواب دو بلکہ ان سے انتہائی نرم لہجہ سے بات کرو۔

حدیث نمبر ﴿17﴾

ماں باپ جاہل، ان پڑھ حتیٰ کہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں ہر حال میں ان سے نرمی سے پیش آنا ہر مسلمان پر فرض اور لازم ہے سیدہ اسماء بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ

﴿قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قلتُ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي؟ قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ﴾ 2

ترجمہ: میری والدہ جو مشرکہ تھیں میرے پاس آئیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ

---

1 سورہ بنی اسرائیل پارہ 15 آیت 23

2 صحیح بخاری شریف (مترجم) کتاب الھبة، باب الھدیة للمشرکین ج 4 صفحہ 109 اور کتاب الأدب، باب صلة الوالد المشرک کے تحت یہ لفظ بھی ہیں کہ ﴿لاینھا کم اللہ عن الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكم فِي الدِّينِ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے تمہارے دین کے متعلق کوئی لڑائی جھگڑا نہیں کرتے۔

اور اولاد مال کے بارے میں اپنے ماں باپ سے جھگڑتی اور دور ہوتی ہے حالانکہ آپ کا فرمان ہے ﴿مَالُكَ لِأَبِيكَ﴾ تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ماں باپ پر زیادہ سے زیادہ حلال مال خرچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ صرف کچھ مدد چاہتی ہیں تو کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں؟ تو رسول اللہؐ نے فرمایا ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

اندازہ فرمائیں دین اسلام میں ماں باپ کے ساتھ نرمی کرنے پر کتنا زور دیا گیا ہے کہ خدانخواستہ اگر والدین عقیدۃً مسلمان بھی نہیں بلکہ مشرک ہیں تو پھر بھی ان سے اچھا سلوک کیا جائے، ان کی قدر کی جائے اور ان سے نرمی والا معاملہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

بیوی سے نرمی:۔

رسول اللہؐ نے عورت کو ﴿خیرُ متاعِ الدنیا﴾ 1 کے عظیم لقب سے موسوم اور بلند منصب پر فائز کیا۔ جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ اچھا، بہتر اور نرمی والا معاملہ کرتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو سب سے بہترین انسان قرار دیا ہے۔ اور یقیناً جو اپنی بیوی کو بنظر حقارت دیکھے ہر معاملہ میں سختی، رعب، ڈانٹ ڈپٹ اور تسلط کے ساتھ کرے اور اس کے حقوق و جذبات کا خیال نہ رکھے وہ رسول اللہؐ کی نگاہوں میں بدترین اور برا شخص ہے اور اس کی ہلاکت کیلئے یہی جرم کافی ہے۔

اسلامی تعلیمات میں کئی ایک مقامات پر بیوی سے حسن سلوک کی تلقین کی گئی اور اس کی کمی و کوتاہی اور غلطی پر اسے معاف کرنے کا حکم دیا گیا اور طلاق کو سب سے زیادہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا گیا۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی بیوی کو اللہ کی امانت سمجھیں اور جس کو ہم نے محض اللہ کا نام لے کر حاصل کیا ہے۔ اپنے مزاج میں اس کے بارے میں نرمی پیدا کریں۔

---

1 دنیا کا سب سے بہترین فائدہ۔ حدیث

حدیث نمبر ﴿18﴾

حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ، قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ﴾1

ترجمہ: میں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم میں سے ہر ایک پر اس کی بیوی کا کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا جب تو کھائے تو اس کو بھی کھلائے اور جب تو پہنے تو اس کو بھی پہنائے اور تو اس کو چہرے پر نہ مار اور نہ برا بھلا کہہ اور اسے گھر سے نکالے بغیر اس سے ترک تعلق کر۔

یعنی کھانے پینے اور پہننے میں اس کے ساتھ برابر کا سلوک کیا جائے اور اس کو چہرے پر قطعاً نہ مارا جائے اور نہ ہی کوئی طعنہ دیا جائے اگر خدانخواستہ عورت کی کسی بات پر خاوند کو ناراضگی بھی ہو تو اسے گھر سے نکالے بغیر کنارہ کشی کی جا سکتی ہے۔

بلکہ اس کے ساتھ شفقت اور نرمی کا معاملہ کرنا چاہیے۔ بیوی کو بھی چاہیے کہ خاوند کے بارے میں اپنی زبان نرم رکھے اور بالخصوص اس کے حکم اور عزت کا خیال رکھے تب ہی یہ زندگی کی گاڑی چل سکتی ہے۔ رب تعالیٰ باہم سلوک و اتفاق اور نرمی کے ساتھ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

---

1 سنن ابی داؤد، کتاب النکاح باب فی حق المرأة علی زوجها جلد 2 صفحہ 161 مسند احمد، مسند حکیم بن معاویہ جلد 4 صفحہ 447۔ جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 3 اور 5

بچوں سے نرمی :۔

ہمارے ہاں گھروں میں عموماً یہ تصور پایا جاتا ہے کہ بچوں کو سنبھالنا ان کی نگہبانی اور نگہداشت کرنا یہ صرف عورت کا کام ہے بچوں کی دیکھ بھال کرنا اور ان کے معاملات میں حصہ لینا یہ مرد کا کام نہیں جبکہ یہ تصور سراسر غلط اور اپنے فرائض سے راہِ فرار ہے بچوں کے معاملات پر ہمیں خصوصی توجہ دینی چاہیے ان کی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ ان سے خصوصی شفقت و محبت اور عقیدت رکھنی چاہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے انتہائی نرمی کے ساتھ پیش آتے اور ان سے پیار و محبت کرتے اور اگر آپ بچوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو سلام کہتے ، روتے ہوئے کو چپ کراتے، بھوکے کو کھلاتے اور کندھوں پر اٹھا کر ان سے ہنستے اور کھیلتے ۔ بچوں کے ساتھ بے جا سختی کرنا، ان کو زیادہ مارنا سراسر ظلم اور ان کی صلاحیتوں کو ختم کرنے کے مترادف ہے۔ اچھے ماں باپ ہمیشہ اپنے اچھے اخلاق و کردار سے اولاد کی تربیت کرتے ہیں۔ اُن سے نرمی کے ساتھ پیش آتے ہیں اور صرف اپنے بچوں ہی سے نہیں بلکہ دوسرے بچوں سے بھی پیار محبت اور شفقت سے پیش آنا چاہیے۔

حدیث نمبر ﴿19﴾

سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

﴿صَلَّيْتُ مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم صلاةَ الأولىٰ ثُمَّ خرج إلىٰ أَهْلِهِ وخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّى أَحَدِهِم واحدًا واحدًا قَالَ وأَمَّا أنا فَمَسَحَ خَدِّي قَالَ

فوجدتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أو رِيْحًا كَأنّما أخرجها مِنْ جُؤْنَةِ عَطّارٍ﴾1

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلی نماز پڑھی (نماز ظہر) پھر آپؐ اپنے گھر کی طرف چلے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ تھا، تو آگے سے بچے آگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر بچے کے رخسار پر ہاتھ پھیرتے (ہلکی ہلکی پیار سے تھپکی دیتے) اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر بھی تھپکی دی تو میں نے آپؐ کے ہاتھ کی ٹھنڈک محسوس کی اور ایسی خوشبو آئی گویا کہ آپ نے اپنا ہاتھ ابھی عطاروں (خوشبو فروشوں) کے خوشبو کے برتن سے نکالا ہے۔

سبحان اللہ۔

حدیث نمبر ﴿20﴾

سیدہ ام قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

﴿أنّها أتت بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأكُلِ الطَّعَامَ إلى رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فأجْلَسَه رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم في حِجْرِهِ فَبَالَ عَلٰى ثوبه فَدَعا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ﴾ 2

ترجمہ: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا چھوٹا بچہ لے کر آئی جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی گود میں بٹھالیا اس بچے نے آپؐ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگا کر کپڑے پر چھڑک دیا اور اسے نہیں دھویا۔

---

1 صحیح مسلم شریف، کتاب الفضائل باب طیب ریحہ جلد 2 صفحہ 256

2 صحیح بخاری شریف (مترجم) کتاب الوضوء، باب بول الصبیان ج 1 صفحہ 349

حدیث نمبر ﴿21﴾

﴿انَّ رسُولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلَّم قَبَّلَ حَسَناً وَضَمَّه اِلَیْهِ وَجَعَلَ یَشُمُّهُ وعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنَ الأنْصَارِ فَقَالَ الأنْصَارِی اِنَّ لِی اِبْنًا قَدْبَلَغَ مَاقَبَّلْتُه قَطُّ فَقَالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰهُ علیه وسلم أرایْتَ اِنْ کان اللّٰهُ نَزَعَ الرحمةَ مِنْ قَلْبِکَ فَمَا ذَنْبِیْ﴾1

ترجمہ: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن کو بوسہ دیا، گلے لگایا، تھوڑا سا دبایا اور سونگھنا شروع کر دیا آپؐ کے پاس قبیلہ انصار کا ایک آدمی موجود تھا۔ اس انصاری نے کہا میرا ایک بچہ جو بالغ ہو چکا ہے۔ میں نے تو کبھی اس کا بوسہ تک نہیں لیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا اگر اللہ نے تیرے دِل سے محبت نکالی لی ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟

حدیث نمبر ﴿22﴾

سیدنا ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ

﴿سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ نِسَاءُ قُرَیْشٍ خَیْرُ نِسَاءٍ رَکِبْنَ الإبِلَ : أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ یَدِهِ﴾2

ترجمہ: میں نے رسول اللہؐ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والیوں (عربی خواتین) میں سب سے بہترین قریشی خواتین ہیں۔ اپنے بچے پر سب سے زیادہ محبت و شفقت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال و اسباب کی سب سے بہتر نگران و محافظ۔

بچیوں کے ساتھ نرمی :۔

دورِ جاہلیت کیطرح آج بھی بعض گھروں میں بچی کو بنظر حقارت دیکھا

1 مستدرک حاکم، باب مناقب الحسن جلد نمبر 3 صفحہ 170

2 صحیح بخاری شریف (مترجم) کتاب الانبیاء باب مریم علیها السلام جلد 4 صفحہ 710

جاتا ہے اور کئی ظالم شوہر لڑکا نہ ہونے کی وجہ سے بیوی کے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں اور اس کو طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے ہیں۔ حالانکہ یہ کلی طور پر قادرِ مطلق کی تقسیم ہے جسے چاہے بیٹے دے جسے چاہے بیٹیاں دے اور جسے چاہے دونوں عطا کرے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ہر حال میں اللہ کی رضا پر راضی ہو جائیں اور اس پر خوشی کا اظہار کریں اور دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی ہے ان کے لئے جو فیصلہ الٰہی پر خوش نہیں ہوتے اور شیطان کا کھلونا بنے رہتے ہیں۔

اور یاد رہے! جو شخص اپنی بیٹیوں کی اچھی تربیت کرتا ہے ان کو دینی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کرتا ہے رب تعالیٰ نے ایسے باپ پر جہنم حرام اور جنت واجب کردی ہے جس طرح نیک لڑکا صدقہ جاریہ ہے اسی طرح خدا خوف نیک سیرت، صابرہ و شاکرہ بچی تیار کرنا بہت بڑا صدقہ جاریہ ہے۔

حدیث نمبر ﴿23﴾

صدیقہ کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ

﴿دَخَلَتْ اِمْرَاَةٌ مَعَهَا اِبْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ اِبْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا من النَّارِ﴾ 1

1 صحیح بخاری شریف (مترجم) کتاب الزکاة، باب اتقوا النار ولو بشِقِ تمرة ج 2 صفحہ نمبر 458، کتاب الأدب، باب رحمة الولد و تقبيله ج 7 صفحہ 430 اور صحیح مسلم شریف کے لفظ ہیں کہ جب سیدہ عائشہ نے اس ماں کا نرمی والا معاملہ رسول اللہ کے سامنے پیش کیا تو آپ نے فرمایا ﴿إنَّ اللّٰهَ اَوْجَبَ لَهَا بها الجنَّةَ أو أعتقَهَا بها من النارِ﴾ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کو واجب کردیا ہے اور آگ سے آزاد فرمادیا ہے۔ سبحان اللہ

ترجمہ: ایک عورت اپنی دو بچیوں کو لئے مانگتی ہوئی آئی میرے پاس ایک کھجور کے سوا اس وقت اور کچھ نہ تھا میں نے وہی دے دی وہ ایک کھجور اس نے اپنی دونوں بچیوں میں تقسیم کر دی اور خود نہیں کھائی پھر وہ اٹھی اور چلی گئی اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپؐ سے اس کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا کہ جس کی ان بچیوں کی وجہ سے آزمائش ہوئی تو بچیاں اس کے لئے دوزخ سے بچاؤ کے لئے آڑ بن جائیں گی۔

غور فرمائیں! بچیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا نرمی سے پیش آنا کس قدر اجر وثواب والا کام ہے اور آپ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ جو شخص اپنی بیوہ یا مطلقہ بچی کا خیال رکھے گا رب تعالیٰ اسے بھی خصوصی فضل وکرم سے نوازیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بچیوں کے معاملہ میں نرمی برتنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خادموں (غلاموں) سے نرمی:۔

یہ اللہ کی مرضی ہے جسے چاہے بادشاہ بنائے یا جسے چاہے گدا بنائے۔

اگر اللہ تعالیٰ کسی کو شان وشوکت سے نوازے تو اسے فرعونیت سے بچنا چاہیے۔

اسلام سے قبل غلاموں کے ساتھ بڑا برا سلوک کیا جاتا تھا۔ دین اسلام نے اسے ختم کیا اور غلاموں، نوکروں اور خادموں کے متعلق انتہائی نرمی وشفقت کا حکم فرمایا اور ان سے طاقت سے زیادہ کام لینا، ان کی مزدوری میں تاخیر کرنا اور ان کو مارنے، پیٹنے سے سخت منع فرمایا۔

حدیث نمبر ﴿24﴾

سیدنا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

﴿إِنَّ إخوانكم خولكم جعلهم اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُم، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَاتُكَلِّفُوهُمْ مَايَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَايَغْلِبُهُمْ فَأَعِينُوهُمْ﴾ 1

ترجمہ: تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری ماتحتی میں دے رکھا ہے اس لئے جس کا بھی کوئی بھائی اس کے قبضہ میں ہو اسے وہی کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے اور ان پر بھاری بوجھ نہ ڈالے لیکن اگر زیادہ بوجھ ڈالو تو پھر ان کی مدد کیا کرو۔

حدیث نمبر ﴿25﴾

خادم رسول سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿كان رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم من أحسنِ النَّاسِ خُلُقًا، فأرسلَنِي يَوْمًا لحاجةٍ فَقُلْتُ و اللهِ لَآ أَذْهَبُ وفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نبيُّ اللهِ صلى الله عليه وسلم فخرجتُ حتّى أَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فإذا رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قدقبضَ بِقَفَاى مِنْ وَرَآئي قَالَ فَنَظَرْتُ إليه وهو يَضْحَكُ فَقَال يَاأُنَيْسُ أَذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ؟ قال قُلْتُ نَعَمْ أنا أَذْهَبُ يَارسولَ اللهِ﴾ 2 ...

1 صحیح بخاری شریف (مترجم) کتاب العتق، باب قول النبی العبید اخوانکم جلد 4 صفحہ 57
2 صحیح مسلم شریف، کتاب الفضائل باب حسن خلقه جلد 2 صفحہ 253

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے اور ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجنا چاہا۔ میں نے کہا اللہ کی قسم میں نہیں جاؤں گا اور میرے دل میں یہ بات تھی کہ جو حکم آپ نے دیا وہ کام ضرور کروں گا میں نکلا اور بازار میں بچے کھیل رہے تھے (ان کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیا) پس اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے گدی سے پکڑا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پیار سے کہا) اے انیس جو کام میں نے تجھے کہا تھا اس کیلئے گیا ہے؟ میں نے کہا اللہ کے رسول میں جا رہا ہوں۔

غور فرمائیں! نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر نرم مزاج اور رحیم و شفیق تھے۔ آج ہمیں چاہیے کہ اپنے گھریلو ملازمین، کاروباری ملازمین، سے اچھا سلوک کریں انہیں بھی انسان سمجھیں اور ان کے ساتھ نرمی اور احسان والا معاملہ کریں۔ رب تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ 1

مہمانوں سے نرمی :۔

اسلام نے مہمان نوازی کو فرض قرار دیا ہے اپنی بساط، ہمت اور توفیق کے مطابق مہمان نوازی کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ ایک حدیث

1 بلکہ اپنے ماتحتوں اور ملازموں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہیے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیارے خادم حضرت انس کے لئے دعا کی تھی ﴿اللھم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فی ما اعطیتہ﴾ تو رب تعالیٰ نے انہیں دنیا کی خیر و برکات سے نواز دیا۔

پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی شان ہے کہ جو اللہ اور آخرت پر ایمان کامل رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ یہ ضروری نہیں کہ مہمان نوازی اسی کی کی جائے جس سے مفاد حاصل ہو بلکہ محض لوجہ اللہ مہمان نوازی کرنا یہ مومن کی شان ہے اور رب، رسول کا فرمان ہے۔ مہمان کے لئے خورد و نوش کا بہترین اہتمام کرنا ہی کافی نہیں بلکہ ہر طرح اس کا خیال رکھنا اور نرمی سے پیش آنا ضروری ہے۔

حدیث نمبر ﴿26﴾

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

﴿أَتَيْنَا إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ يَوْمًا وَلَيْلَةً، وكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم رَحِيْمًا رَفِيْقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا. أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا. سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: "ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيْكُمْ، فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ، وَمُرُوْهُمْ" وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا. "وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ"﴾ 1

ترجمہ: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ ہم سب ہم عمر اور نوجوان ہی تھے۔ آپ کی خدمت مبارک میں ہمارا بیس دن رات قیام رہا۔ آپ بڑے ہی رحم دل اور ملنسار تھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ ہمیں اپنے وطن واپس جانے کا شوق ہے تو آپؐ نے پوچھا

1 صحیح بخاری شریف (مترجم)، کتاب الاذان، باب الأذان للمسافر، جلد 1 صفحہ 603

کہ تم لوگ اپنے گھر کسے چھوڑ کر آئے ہو۔ ہم نے بتایا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اچھا اب تم اپنے گھر جاؤ اور ان گھر والوں کے ساتھ رہو اور انہیں بھی دین سکھاؤ اور دین کی باتوں پر عمل کرنے کا حکم دیا۔ مالک نے بہت سی چیزوں کا ذکر کیا جن کے متعلق ابوایوب نے کہا کہ ابوقلابہ نے یوں کہا وہ باتیں مجھ کو یاد ہیں یا یوں کہا مجھ کو یاد نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت آ جائے تو کوئی ایک اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ نماز پڑھائے۔

آپ کو ﴿رحیماً رفیقاً﴾ رحم والا، نرم دل کہنا اس بات کی واضح دلیل ہے آپ مہمان کے حق میں انتہائی نرم تھے۔ ہمیں بھی اپنے مہمانوں سے بہتر سے بہتر سلوک کرنا چاہیے تا کہ وہ ہماری نرمی و شفقت سے متاثر ہو کر دین اور نیکی میں آگے بڑیں۔

حدیث نمبر ﴿27﴾

سیدہ ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں کہ

﴿أتيتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مع أبِيْ وَعَلَيَّ قَمِيْصٌ أَصْفَرُ قَالَ رَسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم سَنَهْ سَنَه قَالَ عبدُاللّٰهِ وهي بالحبشيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فذهبتُ أَلْعَبُ بخاتِمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أبي قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم دَعْها ثم قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَبْلِي و أَخْلِقِي ثم أَبْلِي و أَخْلِقِي ثم أَبْلِي و أَخْلِقِي﴾ 1

1 صحیح بخاری شریف، كتاب الأدب من ترك صبية غيره ج 2 صفحہ 886۔ كتاب الجهاد باب من تكلم بالفارسية جلد 1 صفحہ 432

ترجمہ: میں رسول اللہؐ کے پاس اپنے باپ کے ساتھ آئی اور میں زرد رنگ کی قمیض پہنے تھی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا وہ واہ کیا کہنا، واہ کیا کہنا، عبداللہ نے کہا (سنہ سنہ) یہ حبشی زبان کا لفظ ہے اور اس کا معنی حسنہ کا ہے۔ ام خالد کہتی ہیں میں جا کر آنحضرت کی پشت پر مہر نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے باپ نے مجھے ڈانٹا، آنحضرتؐ نے فرمایا اس کو کچھ نہ کہو (کھیلنے دو) پھر رسول اللہؐ نے فرمایا پہن کر پرانا کر تین بار یہی فرمایا۔

اندازہ فرمائیں ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہمانوں کے لئے نرم مزاج تھے باپ نے جھڑکا تو آنحضرت نے منع فرمادیا اور کہا اسے کھیلنے دو۔

ہمسایوں سے نرمی:۔

اپنے پڑوسی کی ضرورت کا خیال رکھنا، اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، اس کی خوشی وغمی میں شریک ہونا، اسے تکلیف نہ دینا، اس کے ساتھ سختی کرنے کی بجائے نرمی کا معاملہ کرنا، جہاں یہ پیغمبر رحمت کی سیرت ہے وہاں یہ ایمان دار شخص کی پہچان بھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کئی فرامین میں ہمسائے کے ساتھ نرمی کا حکم فرمایا۔ کبھی ﴿أَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ﴾ کہہ کر اور کبھی ﴿فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ﴾ فرما کر بلکہ آپ نے تو یہاں تک فرمایا ﴿مَنْ كَانَ يومن باللهِ واليوم الآخر فَلْيُحْسِنْ إِلَى جاره﴾ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ ہمسائے سے نرمی کرے اللہ ہم سب کو اپنے ہمسائے کے ساتھ نرم لہجہ، نرم زبان، نرم دل رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حدیث نمبر ﴿28﴾

سیدہ عائشہ بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتی ہیں کہ

﴿أنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ﴾ 1

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل ہمیشہ مجھ کو ہمسایہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم کہتے رہے یہاں تک کہ میں نے سمجھا اب اس کو وارث بھی بنا دیا جائے گا۔

حدیث نمبر ﴿29﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

﴿قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلٰى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ إِلٰى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا﴾ 2

ترجمہ: میں نے کہا اے اللہ کے رسول میرے دو ہمسائے ہیں پہلے کس کو تحفہ بھیجوں آپؐ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ نزدیک ہو۔

اپنے ہمسائے کے ساتھ ہمیشہ نرمی والا معاملہ کرنا چاہیے جو شخص ہمسائے کے ساتھ سخت سلوک کرے یا اسے ناجائز تنگ کرے ایسا شخص ایماندار کہلانے کا حق نہیں رکھتا۔

بھوکے پیاسے سے نرمی:۔

کسی پیاسے کو پانی پلانا یا کسی بھوکے کو کھانا کھلانا یہ بہت بڑا صدقہ اور اجر و ثواب کا کام ہے اور ایسا کرنے سے انسان کا دل نرم ہو جاتا ہے۔ سبحان اللہ

1 صحیح بخاری شریف، کتاب الادب، باب الوصاۃ بالجار ج2 صفحہ 889 صحیح مسلم شریف، کتاب البر و الصلۃ باب الوصیۃ بالجار ج2 صفحہ 329

2 صحیح بخاری شریف، کتاب الادب، باب حق الجوار فی قرب الابواب ج2 صفحہ 889

حدیث نمبر ﴿30﴾

سیدنا وسید المحدثین حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ

﴿أَنَّ رَجُلاً شَكَا إِلَى رسولِ اللّٰه صلى الله عليه وسلم قَسْوَةَ قَلْبِهٖ فقال له إِنْ أَرَدْتَ تَلْيِيْنَ قَلْبِكَ فَاطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ وامْسَحْ رأسَ الْيَتِيْمِ﴾ 1

ترجمہ: ایک آدمی نے اپنی سنگ دِلی کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپؐ نے فرمایا اگر تو اپنے دِل کو نرم کرنا چاہتا ہے تو مسکینوں کو کھانا کھلایا کر اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کر۔

یاد رہے! سنگ دِلی، قساوت قلبی اور سخت دِلی کی وجہ سے آدمی کئی بھلائیوں سے محروم ہو جاتا ہے اس لئے ہمہ وقت نرم دِلی کی دعا کرنی چاہیے اور مسکینوں یتیموں اور حاجتمندوں کو کھانا کھلانا چاہیے۔

بھوکے یا پیاسے سے نرمی پر عظیم معجزے کا ظہور:۔

غریب، فقیر، مسکین، حاجت مند اور بھوکے پیاسے کو کھلانے پلانے پر اللہ تعالیٰ کتنی برکت فرماتے ہیں۔

حدیث نمبر ﴿31﴾

محدث شہیر امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

﴿أَنَّ أَبَا هريرة كان يقولُ اللّٰهِ الَّذِي لا إِلٰهَ الا هُو ان كنتُ لأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي على الأرضِ مِنَ الْجُوْعِ وإن كنتُ لأَشُدُّ الحجرَ على بطني من

1 مسند احمد، مسند ابی ہریرہ جلد 2 صفحہ 263، سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 533 حدیث نمبر 854

الجوعِ ولقد قعدتُ يوماً على طريقِهم الذى يخرجُونَ مِنهم، فمرَّ أبوبكرٍ فسألته عن آيةٍ من كتابِ اللّٰهِ، ماسألته إلا لِيُشبِعَنِي، فمرَّ ولم يفعَلْ، ثم مرَّبي عمرُ فسألتُهُ عن آيةٍ من كتابِ اللّٰهِ ما سألتهُ الا ليُشبِعَنِي فمرَّ فلَمْ يفعَلْ، ثم مَرَّبِي أبو القَاسِم صلى اللّٰه عليه وسلم فتَبَسَّمَ حِينَ رآنِي وَعَرَفَ مافِي نفسِي وَمَافِي وجهي، ثم قَالَ ياأباهِرٍّ، قلتُ: لَبَّيكَ يا رسولَ اللّٰهِ قال اَلْحَقْ وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ فَدَخَلَ فَاستَأذَنَ فاذِنَ لي، فَدَخلَ فوجَدَ لَبَنًا فى قَدَحٍ فقال مِنْ أينَ هذا اللبَنُ؟ قالوا أهدَاهُ لَكَ فُلانٌ. أوْفلانةٌ. قال أباهِرٍّ قلتُ لبيكَ يارسولَ اللّٰهِ قَال اَلحِقْ إلى أهلِ الصُّفةِ فَادْعُهُمْ لي قال وأهلُ الصُّفَّةِ أضيافُ الإسلام لايأوُونَ على أَهلٍ وَلَا مَالٍ ولا على أحدٍ إذا أتَتْهُ صدقةٌ بَعَثَ بِهَا إلَيهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنهَا شَيئًا وإذاأتَتْهُ هَدِيَّةٌ أرسَلَ إليهِمْ واصَابَ مِنهَا واشْرَكَهُمْ فِيهَا، فَسَاءَنِي ذٰلِكَ فقلتُ وما هذا اللبَنُ شُرْبَةٌ أتَقَوّى بها فإذا جاء وامَرَنِي فكُنْتُ انا أُعْطِيهِمْ، وماعسى ان يَبْلُغَنِي من هذا اللّبَنُ ولَمْ يكن مِنْ طاعةِ اللّٰهِ ورسوله صلى اللّٰه عليه وسلم بُدٌّ، فأتَيْتُهُمْ فَدَعوتُهم، فاقبلوا فاستأذنوا فَأذِنَ لَهُمْ واخذُوا مَجالِسَهم مِنْ البيتِ قال باأباهِرٍّ، قُلْتُ لبيكَ يارسولَ اللّٰهِ قَالَ خُذْ فَاعْطِهِمْ فاخذتُ القَدَحَ فَجَعَلْتُ أعطِيْهِ الرجلَ فَيَشْرَبُ حتى يَروِى ثم يَرُدُّ علَيَّ القَدَحَ فاعطيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حتى يَروىٰ ثم يَرُدُّ عليَّ القَدَحَ فَيَشْرَبُ حتى يَروِىَ ثم يَرُدُّ عليَّ القَدَحَ حتّى انتهيتُ إلى النبى صلى اللّٰه عليه وسلم وقد روى القومُ كلُّهم، فاخَذَ القَدَحَ فوضَعَهُ على يَدِهِ فنَظَرَ إلَيَّ فتَبَسَّمَ فقال اباهِرٍّ قلتُ لَبَّيكَ يَاسولَ اللّٰهِ قال بقيتُ اناوانْتَ قلتُ صدقتَ يارسولَ اللّٰهِ، قال اُقْعُدْ فاشرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فقال إشْرَبْ فَشَرِبْتُ فما زَالَ يقولُ إشْرَبْ حتى قلتُ لَاوالَّذِى بعثَكَ بالحقِّ ماأجِدُلَه مَسْلَكًا، قَالَ فَأرِنِي فاعطَيْتُه القَدَحَ سمّى وشرِبَ الفَضلَةَ ﴿1﴾

---

1 صحیح بخاری شریف، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبیؐ جلد 2 صفحہ 955 کتاب الأطعمة، باب قول اللہ کلوا من طیبات جلد 2 صفحہ 809

ترجمہ: حضرت ابو ہرہؓ کہا کرتے تھے کہ اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں (زمانہ نبویؐ میں) بھوک کے مارے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا، ایک دن میں اس راستے پر بیٹھ گیا جس سے صحابہ نکلتے تھے، حضرت ابوبکر الصدیقؓ گزرے اور میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا میرے پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں مگر وہ چلے گئے اور کچھ نہیں کیا پھر حضرت عمرؓ میرے پاس سے گزرے میں نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت پوچھی اور پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں مگر وہ بھی گزر گئے اور کچھ نہیں کیا، اس کے بعد ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور آپؐ نے جب مجھے دیکھا تو آپؐ مسکرا دیئے اور آپ میرے دِل کی بات سمجھ گئے اور میرے چہرے کو آپ نے تاڑ لیا پھر آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ میں نے کہا میں حاضر اے اللہ کے رسول! فرمایا میرے ساتھ آجاؤ اور آپؐ چلنے لگے میں بھی آپؐ کے پیچھے چل دیا پھر آنحضرتؐ گھر میں تشریف لے گئے پھر میں نے اجازت چاہی اور مجھے اجازت مل گئی۔ جب آپؐ داخل ہوئے و ایک پیالے میں دودھ ملا۔ پوچھا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ کہا کہ فلاں مرد یا فلاں عورت نے آپؐ کے لئے تحفہ بھیجا ہے، پھر آنحضرت نے فرمایا اے ابوہریرہ میں نے کہا لبیک یا رسول اللہؐ! فرمایا اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بھی میرے پاس بلا لاؤ، اہل صفہ اسلام کے مہمان ہوتے تھے ان کے گھر والے تھے نہ ان کے پاس مال تھا اور نہ کسی کے پاس ٹھہرتے! جب آنحضرتؐ کے پاس صدقہ آتا تو اسے آنحضرت ان کے پاس بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہیں کھاتے تھے۔ البتہ جب آپ کے پاس تحفہ آتا تو انہیں بلا لیتے اور خود بھی اس میں سے کچھ کھاتے اور انہیں بھی شریک کرتے چنانچہ مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا کہ یہ دودھ ہے ہی کتنا کہ سارے صفہ والوں میں تقسیم ہو، اس کا حق دار میں تھا کہ اسے پی کر کچھ قوت حاصل کرتا۔ جب صفہ والے آئیں گے تو آنحضرتؐ مجھ سے فرمائیں گے اور میں انہیں اسے دے دوں گا مجھے تو شاید اس دودھ میں سے کچھ

بھی نہیں ملے گا۔ لیکن اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کے سوا کوئی اور چارہ نہیں تھا۔ چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آنحضرت کی دعوت پہنچائی وہ آ گئے اور اجازت چاہی، انہیں اجازت مل گئی پھر وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ آنحضرت نے فرمایا اے ابوہریرہ، میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا، لو اور اسے ان سب حاضرین کو دے دو۔

چنانچہ میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک ایک کو دینے لگا ایک شخص پی کر جب سیر ہو جاتا تو پیالہ مجھے واپس کر دیتا پھر میں دوسرے شخص کو دیتا وہ بھی سیر ہو کر پیتا پھر پیالہ مجھ کو واپس کر دیتا اور اسی طرح تیسرا بھی پیالہ پی کر مجھے واپس کر دیتا۔ اسی طرح بالآخر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا اور لوگ (اہل صفہ) پی کر سیراب ہو چکے تھے۔ آنحضرتؐ نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر آپؐ نے میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا اے ابوہریرہ میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ (آپ نے سچ فرمایا) آنحضرتؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو میں بیٹھ گیا اور میں نے دودھ پیا اور آپؐ بار بار فرماتے رہے اور پیو، اور پیو، آخر مجھے کہنا پڑا، نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اب بالکل گنجائش نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا پھر مجھے دے دو۔ میں نے پیالہ آپ کو دے دیا، آپؐ نے اللہ کی حمد کی اور اللہ کا [1] نام لیا اور بچا ہوا خود پی گئے۔ سبحان اللہ۔

---

1 شارح حدیث امام ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿الحمدُ علی النِعَم و التسمیۃُ عند الشرب﴾ نعمتوں پر حمد کرنا اور پیتے وقت تسمیہ کہنا ثابت ہوا۔ رہا مسئلہ کہ بسم اللہ کہنا چاہیے یا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تو صرف بسم اللہ کہنا افضل اور بہتر ہے اور بسم الرحمٰن الرحیم بھی بالکل جائز ہے کیونکہ تسمیہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو کہتے ہیں دیکھیں اردو لغت (تاریخی اصول پر) جلد 5 صفحہ 217۔ فیروز اللغات ص 360 اور شارح حدیث شمس الحق ڈیانوی رحمہ اللہ (لم یذکر اسم اللہ علیہ) کے بعد فرماتے ہیں ﴿ای لم یقل بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾ اس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں کہا۔ ج 1 صفحہ 37 عون المعبود۔ اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں لکھا ہے کہ ہر اچھا کام تسمیہ سے شروع کرنا چاہیے۔ ﴿والتسمیۃ اکملھابسم اللہ الرحمن الرحیم﴾ اور مکمل تسمیہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔ جلد نمبر 11 صفحہ 328۔ جلد 8 صفحہ 92۔ اللہ تعالیٰ تشدد اور سختی کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین

سوال کرنیوالے سے نرمی (نیز مسکین غریب سے):۔

دینی مسئلہ ہو یا دنیوی معاملہ، سائل سے نرمی کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ اس کی سختی، سستی اور تلخی کا مقابلہ نرمی سے کرنا چاہیے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ سائل کے ساتھ خشکی اور بے رخی کا معاملہ کیا جاتا ہے اور اس کو سوال میں الجھانے کی کوشش کی جاتی ہے جو کہ سراسر زیادتی اور شرعاً ناجائز ہے۔ ہمیں باوجود سائل کی سختی کے نرمی کا حکم ہے۔

حدیث نمبر ﴿32﴾

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَی جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ أَیُّكُمْ مُحَمَّدٌ؟ والنَّبِیُّ ﷺ مُتَّكِیءٌ بَیْنَ ظَهْرَانَیْهِمْ فَقُلْنَا هَذَا الرَّجُلُ الْأَبْیَضُ الْمُتَّكِیءُ، قَالَ لَهُ الرَّجُلُ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّی سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَیْكَ فِی الْمَسْأَلَةِ، فلا تَجِدْ عَلَیَّ فِی نَفْسِكَ فَقَالَ سَلْ عَمَّا بَدَأَ لَكَ فَقَالَ أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ، آللّٰهُ أَرْسَلَكَ إِلَی النَّاسِ كُلِّهِمْ؟ فَقَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّیَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ؟ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِیَاءِ نَا

فَقَسِمَهَا عَلَى فُقَرَاءِ نَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي، وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ﴾ 1

ترجمہ: ایک بار ہم مسجد میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اونٹ کو مسجد میں بٹھا کر باندھ دیا۔ پھر پوچھنے لگا بھائیو تم لوگوں میں محمد ﷺ کون سے ہیں۔ آنحضرت ﷺ اس وقت لوگوں میں تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے کہا (حضرت) محمد ﷺ یہ سفید رنگ والے بزرگ ہیں جو تکیہ لگائے ہوئے تشریف فرما ہیں۔ تب وہ آپ سے مخاطب ہوا کہا اے عبدالمطلب کے فرزند! آپؐ نے فرمایا کہو میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔ وہ بولا میں آپ سے کچھ دینی باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں اور ذرا سختی سے پوچھوں گا تو آپ اپنے دل میں برا نہ مانیے گا۔ آپؐ نے فرمایا جو تمہارا دل چاہے پوچھو۔ تب اسنے کہا کہ میں آپ کو آپ کے رب اور اگلے لوگوں کے رب تبارک وتعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ کو اللہ نے دنیا کے سب لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں یا میرے اللہ! پھر اس نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں یا میرے اللہ! پھر کہنے لگا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ سال بھر میں اس مہینہ رمضان کے روزے رکھو۔

1 صحیح بخاری شریف (مترجم) کتاب العلم، باب طرح الإمام المسألة جلد 1 صفحہ 243

آپؐ نے فرمایا ہاں یا میرے اللہ! پھر کہنے لگا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ ہم میں سے جو مالدار لوگ ہیں ان سے زکوٰۃ وصول کر کے ہمارے محتاجوں میں بانٹ دیا کریں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں یا میرے اللہ! تب وہ شخص کہنے لگا جو حکم آپ ﷺ اللہ کے پاس سے لائے ہیں، میں ان پر ایمان لایا اور میں اپنی قوم کے لوگوں کا جو یہاں نہیں آئے ہیں بھیجا ہوا (تحقیق حال کے لئے) آیا ہوں۔ میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے۔ میں بنی سعد بن بکر کے خاندان سے ہوں۔

اور اگر کوئی مال دولت یا صدقہ و خیرات کا سوال کرے تو اسکے بارے میں فرمان شاہی ہے ﴿واما السائل فلا تنھرْ﴾ سوال کرنے والے کو ڈانٹا نہ کر (اس سے سختی نہ کیا کر)

حدیث نمبر ﴿33﴾

سیدنا حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿السَّاعِی علی الْأَرْمَلَةِ والْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ في سبيل اللهِ أو كَالَّذِي يَصُوْمُ النَّهارَ ويقوم اللَّيل﴾ 1

ترجمہ: بیواؤں اور مسکینوں کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا اس شخص کی طرح ہے جو دن میں روزے رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے۔

1 صحیح بخاری شریف (مترجم) کتاب الأدب، باب الساعی علی الارملة (جلد 7 صفحہ 434

اگر کوئی بیوہ، مسکین یا یتیم آ کر سوال کری تو اس کی ضرورت کو پورا کرنا یا اس کی خیر خواہی کے لئے کوشش کرنا اور اس سے نرمی والا معاملہ کرنا کس قدر اجر و ثواب کا کام ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم کو نماز و روزہ کے ساتھ ساتھ کمزوروں، ضعیفوں حاجتمندوں، مسکینوں، فقیروں، غریبوں اور بیواؤں سے اچھا سلوک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مقروض، تنگدست سے نرمی:۔

مقروض کو مہلت دینا، اس سے نرمی کرنا یا مستحق مقروض کو معاف کرنا یہ دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔

حدیث نمبر ﴿34﴾

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالُوا أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ كُنْتُ آمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ: قَالَ فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ وَقَالَ أَبُومَالَكَ عَنْ رِبْعِيِّ كُنْتُ أُيَسِّرُ عَلَى الْمُوسِرِ، وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ﴾1

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے گذشتہ امتوں کے کسی شخص کی روح فرشتوں نے قبض کی اور پوچھا کہ تو نے کچھ اچھے کام بھی کئے ہیں؟ روح نے جواب دیا کہ میں اپنے نوکروں سے کہا کرتا تھا کہ وہ مالدار لوگوں کو (جو ان کے مقروض ہوں) مہلت دے دیا کریں اور ان پر سختی

1 صحیح بخاری شریف، کتاب البیوع، باب من أنظر موسرًا جلد 1 صفحہ 278۔ صحیح مسلم شریف (مترجم) کتاب المساقاة و المزارعة باب فضل إنظار المعسر جلد 2 صفحہ 606

نہ کریں اور محتاجوں کو معاف کر دیا کریں۔راوی نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر فرشتوں نے بھی اس سے درگذر کیا اور سختی نہیں کی اور ابو مالک ربعی سے (اپنی روایت میں یہ الفاظ) بیان کئے۔ ”میں کھاتے کماتے کے ساتھ (اپنا حق لیتے وقت) نرم معاملہ کرتا تھا اور تنگ حال مقروض کو مہلت دے دیتا تھا۔سبحان اللہ

حدیث نمبر ﴿35﴾

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿أَنَّهُ طَلَبَ غَرِيْمًا لَهُ فَتَوٰرى عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَه فَقَالَ إِنِّي مُعْسِرٌ قَالَ آللّٰه؟ قال آللّٰهِ قَالَ فَإِنِّي سمعتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ مِن سَرَّه أنْ يُنجِّيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يوم القِيامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أو يَضَعْ عَنْه﴾1

ترجمہ: انہوں نے اپنے ایک قرضدار سے قرض کا مطالبہ کیا تو وہ اسے سے روپوش ہوگیا پھر اسے پالیا تو وہ کہنے لگا میں تنگدست ہوں ابوقتادہؓ فرماتے لگے خدا کی قسم! اس نے کہا خدا کی قسم۔تب حضرت ابوقتادہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرمارہے تھے کہ جس کو یہ بات اچھی معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دِن کی سختیوں سے نجات عطا فرمائے تو وہ تنگدست کو مہلت دے یا اسے معاف کردے۔سبحان اللہ

1 صحیح مسلم شریف (مترجم) کتاب المساقاة، باب إنظار المعسر جلد 2 صفحہ 606

اگر قرض لینے والا ضرورت کے پیش نظر سختی کرے تو؟:

پھر مقروض کو نرمی کرنی چاہیے جیسے ممکن ہو اس کا قرض اچھے طریقے سے ادا کرنا چاہیے۔

حدیث نمبر ﴿36﴾

سیدنا ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ

﴿كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ جَمَلٌ سِنٌّ مِنَ الإِبِلِ، فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ أَعْطُوهُ فَطَلَبُوا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا، فَقَالَ أَعْطُوهُ فَقَالَ أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللَّهُ بِكَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً﴾1

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا ایک خاص عمر کا اونٹ قرض تھا۔ وہ شخص تقاضا کرنے آیا تو آپ نے (اپنے صحابہؓ سے) فرمایا کہ ادا کر دو۔ صحابہؓ نے اس عمر کا اونٹ تلاش کیا لیکن نہیں ملا۔ البتہ اس سے زیادہ عمر کا (مل سکا) آپ نے فرمایا کہ یہی انہیں دے دو۔ اس پر اس شخص نے کہا کہ آپ نے مجھے پورا پورا حق دے دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی پورا پورا بدلہ دے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو قرض وغیرہ کو اچھی طرح ادا کر دیتے ہیں۔

خرید و فروخت میں نرمی: حدیث نمبر ﴿37﴾

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

1 صحیح بخاری شریف، کتاب الوكالة، باب الوكالة للشاهد وباب الوكالة في قضاء الديون جلد 3 صفحہ 452 (مترجم)

﴿أنّ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم قال: رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلا سَمْحًا إذا باَعَ وإذا اشْتَرٰى وإذا اقْتَضٰى﴾ 1

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کرے جو بیچتے وقت اور خریدتے وقت اور تقاضہ کرتے وقت فیاضی اور نرمی سے کام لیتا ہے۔ سبحان اللہ

یقیناً جس کے لئے رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم رحمت کی دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ ہر طرح اس کو خیر و برکت سے نوازتے ہیں۔

اور اس کے لئے آسانیاں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا کا مستحق ٹھہرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جاہل سے نرمی:۔

اللہ والوں کی پہچان یہ ہے کہ جب وہ جاہلوں سے مخاطب ہوتے ہیں تو ﴿قالوا سلاما﴾ سلام کہہ کر کنارہ کش ہوجاتے ہیں ان سے بحث وجدل نہیں کرتے۔ اور اگر کوئی بے سمجھ، علم نہ رکھنے والا غلط کام کرے تو اس پر سختی نہیں کرتے بلکہ نرمی سے پیش آتے ہیں تاکہ وہ جہالت کے پیش نظر غلط قدم نہ اٹھائے بلکہ نرمی سے متاثر ہوکر راہ راست پر آجائے۔

حدیث نمبر ﴿38﴾

سیدنا حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ

﴿أنّ أعرَابِيًّا بَالَ فِي المسجدِ فَثَارَ إلَيهِ النَّاسُ لِيَقَعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم دَعُوْهُ وَأهرِيقوا على

1 صحیح بخاری شریف (مترجم) کتاب البیوع باب السهولة والسماحة جلد 3 صفحہ 287

ذَنوباً من ماءٍ. أو سَجْلًا من ماءٍ. فانّما بُعِثتُم مُيَسِّرِيْنَ ولم تُبعثوا مُعَسِّرِيْنَ﴾1

ترجمہ: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کردیا لوگ اس کی طرف مارنے کو بڑھے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے اس جگہ پر پانی کا ایک ڈول بھرا ہوا بہادو کیونکہ تم نرمی کرنے والے بنا کر بھیجے ہو۔ سختی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ یہ شخص صرف نرمی دیکھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا۔ سبحان اللہ

حدیث نمبر ﴿39﴾

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ

﴿كُنتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَلَبَهُ جَلْبَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ أَثَّرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَلْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ: مُرْلِيْ مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ. فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ

---

1 صحیح بخاری شریف، کتاب الوضوء باب صب الماء علی البول، باب یھریق الماء علی البول، کتاب الأدب باب قول النبی یسروا ، امام ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ﴿وفیہ الرِّفقُ بالجاھل وتعلیمہ مایلزمہ من غیرِ تعنیف﴾ اس حدیث میں جاہل سے نرمی کا بیان ہے اور ضروری تعلیم کا بیان ہے بغیر سختی کے۔ اور امام صاحب مزید فرماتے ہیں ﴿وفیہ رافۃ النبی ﷺ وحسن خلقہ﴾ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی نرمی وشفقت کا بیان ہے اور آپ کے اچھے اخلاق کا ذکر ہے۔ فتح الباری جلد 1 صفحہ 337۔ طبع مصر

ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ﴾1

ترجمہ: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا۔ آپ نجران کی بنی ہوئی چوڑے حاشیہ کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک دیہاتی نے آپ کو گھیر لیا، اور زور سے آپ کو کھینچا، میں نے آپ کے شانے کو دیکھا، اس پر چادر کونے کا نشان پڑ گیا۔ ایسا کھینچا۔ پھر کہنے لگا، اللہ کا مال جو آپ کے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھ کو دلایئے۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور ہنس دیئے۔ پھر آپؐ نے اسے دینے کا حکم فرمایا۔

غیر مسلم سے نرمی:۔

بحیثیت مسلمان اسلام کا دفاع کرنا اور فرقِ باطلہ کا رد کرنا ہم سب پر فرض ہے لیکن فریقِ مخالف کا مقابلہ دلائل و براہین اور حکمت عملی سے ہونا چاہیے اکثر دیکھا گیا ہے کہ غیر مسلم، عیسائی، یہودی، مرزائی وغیرہ سے بات کرتے وقت یا ان کا موقف سنتے وقت جذبات میں آنا اور غصہ دکھانا اور لچر زبان استعمال کرنا ہم بہت بڑی خوبی اور غیرت سمجھتے ہیں، لیکن یہ سراسر زیادتی اور ناانصافی ہے۔ اسلام تو ہمیں فریقِ ثانی کی زیادتی پر بھی آگے سے زیادتی نہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔

اور آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب وفد نجران آیا تو انہوں نے اپنی عبادت کے لئے علیحدہ ہونے کا ارادہ کیا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی ہی میں عبادت کرنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ سبحان اللہ۔ یہ کمال درجہ نرمی رسول اللہ نے بدرجہ اتم موجود تھی۔

مگر صد افسوس کہ آج اس پیغمبر کی محبت کا دم بھرنے والے اور اس کے

1 صحیح بخاری شریف (مترجم) ابواب الخمس، باب ماکان النبی یعطی جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 510

عاشق ہونے کا دعویٰ کرنیوالے اپنے مسلمان کلمہ گو بھائی جس کا تعلق کسی غیر مسلک سے ہواسے اپنی مسجد میں دیکھنا گوارہ نہیں کرتے بلکہ تعصب کی انتہا کردیتے ہیں اور بات لڑائی جھگڑے سے بڑھتی ہوئی قتل و غارت تک جا پہنچتی ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

حدیث نمبر ﴿40﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

﴿أَنَّ يَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فقالوا السَّامُ عليكم فَقَالَتْ عَائِشَةُ عليكم ولعنكم اللّٰهُ وغَضِبَ اللّٰهُ عليكم قال: مَهْلاً ياعائِشَةُ عَلَيْكَ بالرِّفْقِ وإِيَّاكَ وَالعُنفَ والْفُحشَ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَاقَالُوا؟ قال أَوَلَمْ تَسْمَعِي ماقُلْتُ؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجابُ لَهُمْ فِيَّ﴾ 1

ترجمہ: کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آئے اور کہا ''السام علیکم'' تم پر موت آئے اس پر حضرت عائشہؓ نے کہا تم پر بھی موت آئے اور اللہ کی تم پر لعنت ہو اور اس کا غضب تم پر نازل ہو۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ تمہیں نرم خوئی اختیار کرنی چاہیے سختی اور بدزبانی سے بچنا چاہیے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا حضورؐ آپ نے ان کی بات نہیں سنی؟ آپ نے فرمایا تو نے انہیں میرا جواب نہیں سنا؟ میں نے ان کی بات انہیں پرلوٹادی اور ان کے حق میں میری بددعا قبول ہوجائے گی لیکن میرے حق میں انکی بددعا قبول نہیں ہوگی۔

1 صحیح بخاری شریف، کتاب الأدب باب لم يكن النبي فاحشاً و مَتَفَحِّشًا جلد 2 صفحہ 891۔
اور ایک روایت کے مطابق فرمایا ﴿مَهْلاً يا عائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ﴾ باب الرفق

حدیث نمبر ﴿41﴾

سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿کَانَ غُلَامٌ یَهُودِیٌّ یَخْدُمُ النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم یَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلَی أَبِیهِ وهو عِنْدَه فقال لَهُ أَطِعْ أبا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم وهو یقولُ الحمدُللّٰهِ الَّذِی أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ﴾1

ترجمہ: ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا ایک دن وہ بیمار ہو گیا آپ اس کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا باپ وہیں موجود تھا۔ اس نے کہا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم جو کہتے ہیں مان لے چنانچہ وہ بچہ اسلام لے آیا جب آپ باہر نکلے تو فرمایا شکر ہے اللہ کا جس نے اس بچے کو جہنم سے بچا لیا۔

اہل منبر! لمحۂ فکریہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نرمی سے غیر مسلم، مسلم ہوئے لیکن آج ہماری سختی کا حال یہ ہے کہ ہم مسلمان کو کافر بنا رہے ہیں۔ العیاذ اللہ

دشمن سے نرمی:۔

ہماری مفاد پرستی اور بدبختی کا حال یہ ہے کہ ہمارے قریبی رشتہ دار تک ہماری نرمی سے محروم اور ہماری سختی و خشکی سے بدظن اور پریشان ہیں جبکہ دین

1 صحیح بخاری شریف (مترجم) کتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبی جلد 2 صفحہ 398

اسلام ہمیں دشمنوں کے ساتھ بھی نرمی کا حکم دیتا ہے۔ سیرت رسول اس بات پر گواہ ہے کہ بڑے بڑے سرکش اور ظالم لوگوں، بلکہ خون کے پیاسوں نے، صرف آپ کی نرمی اور شفقت دیکھ کر اسلام قبول کیا اور ساری زندگی کے لئے آپؐ کے مرید بن گئے۔

حدیث نمبر ﴿42﴾

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ فَقَالَ عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ حَتَّى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ فَقَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ فَتَرَكَهُ، حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ قَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ: فَقَالَ: أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ، فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ

الْعُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ قَائِلٌ صَبَوْتَ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ، أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم وَلَا، وَاللّٰهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ بِهَا النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم ﴾ 1

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف کچھ سوار بھیجے وہ قبیلہ بنو حنیفہ کے (سرداروں میں سے) ایک شخص ثمامہ بن اثال نامی کو پکڑ کر لائے اور مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور پوچھا ثمامہ تو کیا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا محمد! میرے پاس خیر ہے اگر آپ مجھے قتل کر دیں تو آپ ایک شخص کو قتل کریں گے جس کا خون رائیگاں نہیں جائے گا اور اگر آپ مجھ پر احسان کریں گے تو ایک ایسے شخص پر احسان کریں گے جو (احسان کرنیوالے کا) شکریہ ادا کرتا ہے لیکن اگر آپ کو مال مطلوب ہے تو جتنا چاہیں مجھ سے مال طلب کر سکتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے آئے، دوسرے دن آپ نے پھر پوچھا ثمامہ اب کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا، وہی جو میں پہلے کہہ چکا ہوں، کہ اگر آپ نے احسان کیا تو ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکریہ ادا کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر چلے گئے، تیسرے دن پھر آئے آپ نے ان سے پوچھا اب تو کیا ارادہ ہے ثمامہ؟ انہوں نے کہا کہ وہی جو میں آپ سے پہلے

---

1 صحیح بخاری شریف (مترجم)، کتاب الصلوۃ، باب الاغتسال، اذا اسلم (مختصراً) کتاب المغازی، باب وفد بنی حنیفة جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 627

کہہ چکا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثمامہ کو چھوڑ دو۔ (رسی کھول دی گئی) تو وہ مسجد نبوی سے قریب ایک باغ میں گئے اور غسل کر کے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے اور پڑھا ﴿اشھدان لاالٰہ اللہ واشھدان محمدا رسول اللّٰہ﴾ اور کہا اے محمد! اللہ کی قسم روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرے سے زیادہ میرے لئے برا نہیں تھا لیکن آج آپ کے چہرہ سے زیادہ مجھے کوئی چہرہ محبوب نہیں ہے۔ اللہ کی قسم کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مجھے برا نہیں لگتا تھا لیکن آج آپ کا دین مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ اور عزیز ہے۔ اللہ کی قسم! کوئی شہر آپ کے شہر سے مجھے برا نہیں لگتا تھا لیکن آج آپ کا شہر میرا سب سے زیادہ محبوب شہر ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے پکڑا تو میں عمرہ کا ارادہ کر چکا تھا۔ اب آپ کا کیا حکم ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بشارت دی اور عمرہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ مکہ پہنچے تو کسی نے کہا کہ وہ بے دین ہو گئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لے آیا ہوں اور خدا کی قسم! اب تمہارے یہاں یمامہ سے گیہوں کا ایک دانہ بھی اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیں۔ (ﷺ) 1

---

1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حد درجہ نرمی فرماتے ہوئے مکہ مکرمہ غلہ بھیجنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ سبحان اللہ / شارح حدیث حافظ ابوالفضل احمد بن علی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وفي قِصَّةِ ثمامةَ مِنَ الفوائِدِ. وأن الإحسانَ يَزِيلُ الْبُغضَ وَ يثبت الحُبَّ﴾ ثمامہ کے قصہ سے کئی فوائد معلوم ہوتے ہیں ایک یہ کہ نیکی کرنے سے بغض دور ہو جاتا ہے اور محبت پیدا ہو جاتی ہے اور ﴿وفيه الملاطفة﴾ اور اس حدیث میں قیدی دشمن کے ساتھ بھی نرمی کا معاملہ کرنے کا ثبوت ہے۔ فتح الباری جلد 9 صفحہ 151 طبع مصر

حیوانوں سے نرمی:۔

انسان تو انسان رہا اگر کوئی شخص کتے کے ساتھ بھی نرمی کرے (جسے ہم نجس العین کہتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ اس کی قدر فرماتے ہوئے گناہوں کو معاف کردیتے ہیں۔

اور آپ ؐ نے فرمایا ﴿اِتَّقُوا فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ﴾ چوپائے کے متعلق اللہ سے ڈرو یعنی ان پر بے جا سختی اور ظلم نہ کرو ان کی خوراک کا اچھی طرح خیال رکھو۔

حدیث نمبر ﴿43﴾

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿أَرْدَفَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيْثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، وَكَانَ أَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم لِحَاجَتِهِ هَدَفًا أَوْ حَائِشَ نَخْلٍ، قَالَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ، فَقَالَ: "مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ، لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَقَالَ أَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللّٰهُ إِيَّاهَا، فَإِنَّهُ شَكَى إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ﴾ 1

ترجمہ: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی سواری پر بٹھایا اور مجھ سے ایک راز کی بات کہی جو کسی کو نہیں بتاؤں گا حضور کو قضائے حاجت کے لئے پردہ کی خاطر سب سے زیادہ محبوب یا کوئی ٹیلہ ہوتا تھا یا کھجوروں کا جھنڈ۔ چنانچہ آپ

1 سنن ابی داؤد شریف کتاب الجہاد باب مایؤمر بہ من القیام علی الدواب جلد 2 ص 328

﴿أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ بِي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ فَقَالَ: فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ﴾ 1

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راستہ میں چل رہا تھا کہ اسے شدت کی پیاس لگی اسے ایک کنواں ملا اور اس نے اس میں اتر کا پانی پیا، جب باہر نکلا تو وہاں ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے تری کو چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ یہ کتا بھی اتنا ہی زیادہ پیاسا معلوم ہو رہا ہے جتنا میں تھا۔ چنانچہ وہ پھر کنوئیں میں اترا اور اپنے جوتے میں پانی بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو پسند فرمایا اور اس کی مغفرت کر دی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ نیکی کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں ہر تازہ کلیجے والے پر نیکی کرنے میں ثواب ملتا ہے۔

وہ پیغمبر جو پرندوں، جانوروں اور حیوانوں سے نرمی کرتے رہے، آج اس پیغمبر کی امت، عشق کے دعوے تو بہت کرتی ہے۔ محبت کے دم تو بہت بھرتی ہے مگر پیغمبر کی سیرت کی جھلک ان میں نظر نہیں آتی۔

1 صحیح بخاری شریف (مترجم) کتاب الادب باب رحمة الناس بالبهائم جلد 7 صفحہ 436

نرمی ہی نرمی :۔

حدیث نمبر ﴿46﴾

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

﴿قَالَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَکِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا﴾1

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی پیدا کرو، تنگی نہ پیدا کرو، لوگوں کو تسلی اور تشفی دو نفرت نہ دلاؤ۔

حدیث نمبر ﴿47﴾

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

﴿إِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ، وَلَنْ یُشَادَّ الدِّیْنَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوْا، وَاسْتَعِیْنُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَیْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ﴾2

---

1 صحیح بخاری شریف، کتاب الادب، باب قول النبی یسّرو اجلد 7 صفحہ نمبر 495۔ اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سادتنا ابو موسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما یمن کی طرف روانہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ﴿یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا﴾ بخاری شریف کتاب الادب۔ اور صحیح مسلم، کتاب الجهاد باب فی الامر بالتیسیر وترک التنفیر کے تحت مندرجہ حدیث کے مطابق واضح ہوتا ہے کہ نرمی و آسانی کرنے کا حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر اس صحابی کو کیا کرتے تھے جسے کسی علاقہ میں دعوت کے لئے بھیجتے۔ ہمیں بھی ان پند و نصائح کا خیال رکھنا چاہیے۔

2 صحیح بخاری شریف، کتاب الایمان، باب الدین یُسرٌ جلد 1 صفحہ نمبر 220۔

ترجمہ: بے شک دین آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی اختیار کرے گا تو دین اس پر غالب آ جائے گا (اور اس کی سختی نہ چل سکے گی) پس (اسلئے) اپنے عمل میں پختگی اختیار کرو اور جہاں تک ممکن ہو میانہ روی اور نرمی برتو اور خوش ہو جاؤ (کہ اس طرز عمل سے تم کو دارین کے فوائد حاصل ہوں گے) اور صبح اور دوپہر اور شام کچھ قدر رات میں (عبادت سے) مدد حاصل کرو۔ (نماز پانچ وقتہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ پابندی سے ادا کرو)۔

اس حدیث مبارک سے واضح ہوا کہ دین کے معاملہ میں سختی و تشدد سے کام نہیں لینا چاہیے۔ جائز حد تک نرمی و آسانی پر عمل اور اس کو فروغ دینا چاہیے۔ اس سے دین کی دعوت بڑھتی اور مضبوط ہوتی ہے لیکن صد افسوس کہ دینی معاملہ تو تقریباً ہر شخص تعصب کی عینک سے دیکھتا ہے۔ اور صلہ رحمی کے معاملہ میں سوائے سختی، خشکی اور تلخی کے ہمارے پاس کچھ نہیں۔

آیئے! نرم مزاج بنیے! کیونکہ نرم مزاجی سے بھلائی آتی ہے اور بھلائی سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

حدیث نمبر ﴿48﴾

سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ

﴿مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ، إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ بِهَا لِلّٰهِ﴾1

ترجمہ: عائشہ صدیقہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے جب بھی دو چیزوں میں

1 صحیح بخاری شریف (مترجم) کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 67)

سے کسی ایک کے اختیار کرنے کے لئے کہا گیا تو آپ نے ہمیشہ اسی کو اختیار فرمایا جس میں آپ کو زیادہ آسانی معلوم ہوئی بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ نہ ہو۔ کیونکہ اگر اس میں گناہ کا کوئی شائبہ بھی ہوتا تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے اور آنحضرت ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے بدلا نہیں لیا۔ لیکن اگر اللہ کی حرمت کو کوئی توڑتا تو آپ اس سے ضرور بدلا لیتے تھے۔

قارئین کرام!

جب دین اسلام میں نرمی کی اس قدر اہمیت و افادیت ہے تو پھر ہمیں اپنا آپ بدلنا چاہیے اپنے روّیہ میں تبدیلی لانا چاہیے اسلام چونکہ امن اور سلامتی کا دین ہے یہ تو کبھی بھی لڑائی جھگڑے، دشمنی وعداوت اور سختی کو فروغ نہیں دیتا بلکہ معاملات کو سلجھانے اور نرمی وشفقت سے پیش آنے کو پسندیدہ فعل قرار دیتا ہے تو آیئے زبان کے نرم لوتھڑے سے نرمی پھیلائیں.

اور اگر ہم مذکورہ شعبوں میں نرمی سے کام لیں اور نرمی کا خیال رکھیں تو یقیناً دنیا و آخرت میں اس کے اچھے اثرات وثمرات مرتب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

حد درجہ نرمی :۔

جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سراپا رحمت تھے اور نرمی ولطف کا حد درجہ لحاظ رکھنا آپ کا امتیازی وصف تھا۔

اور آپ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہمیشہ نرمی اور شفقت کرنے کا درس دیتے جسطرح کہ آنے والی روایات اور واقعات سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔

حدیث نمبر ﴿49﴾

سیدنا عباد بن شرحبیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿أَصَابَنَا عَامُ مَخْمَصَةٍ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ، فَأَتَيْتُ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِهَا فَأَخَذْتُ سُنْبُلًا فَفَرَكْتُهُ وَأَكَلْتُهُ وَجَعَلْتُهُ فِي كِسَائِي فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَضَرَبَنِي وَأَخَذَ ثَوْبِي فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِلرَّجُلِ "مَا أَطْعَمْتَهُ إِذْ كَانَ جَائِعًا أَوْ سَاغِبًا وَلَا عَلَّمْتَهُ إِذْ كَانَ جَاهِلًا ؟ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَرَدَّ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ وَأَمَرَ لَهُ بِوَسْقٍ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نِصْفِ وَسْقٍ﴾[1]

ترجمہ: ایک سال قحط ہوا (یعنی بارش بند اور غلہ واناج ختم ہوگیا) تو میں مدینہ میں آیا وہاں ایک باغ پر پہنچا اور اس سے ایک بالی لی (اناج کی) اور اس کو مل کر (صاف کرکے) کھایا اور تھوڑا سا اناج میں نے اپنی چادر میں ڈالا اتنے میں باغ کا مالک آیا اور مجھے مارا اور میرے کپڑے چھین لئے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ

1 سنن ابن ماجہ مترجم، کتاب التجارات باب من مر علی ماشیۃ قوم جلد 2 صفحہ 248

وسلم کو بتلایا تو آپ ؐ نے باغ والے کو کہا یہ بھوکا تھا نہ تو تو نے اس کو کھانا کھلایا اور مسئلہ سے بے خبر تھا تو تو نے اسے مسئلہ بھی نہ سمجھایا بلکہ اس کو مارنا شروع کر دیا اور اس کے کپڑے چھین لئے (جو کے اخلاق اور نرمی کے منافی ہے) پھر آپ ؐ نے باغ والے کو حکم دیا تو اس نے میرے کپڑے واپس کر دیئے اور ساتھ ایک وسق (چار من) یا نصف وسق (دو من) اناج بھی دینے کا حکم دیا۔

اس حدیث پاک سے واضح ہوا کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غریب اور مستحق شخص کے حق میں کس قدر نرم تھے۔ تنگدست اور فقیر کے کس قدر خیر خواہ تھے گویا نرمی سے پیش آنا اور حسن سلوک کرنا آپ کی عادت مبارکہ تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی غریب کا حامی اور ساتھی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

حدیث نمبر ﴿50﴾

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم فَقَالَ هَلَكْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ؟ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ! فَقَالَ هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا قَالَ: فَهَلْ تَجِدُ مَاتُطْعِمُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ لَا، ثُمَّ جَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ: تَصَدَّقْ بِهٰذَا فَقَالَ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم

حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَأَطْعِمْ أَهْلَكَ﴾ 1

ترجمہ: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا اللہ کے رسول میں ہلاک ہو گیا آپ نے فرمایا تو کیسے ہلاک ہو گیا وہ کہنے لگا میں رمضان میں (روزہ کی حالت میں) اپنی بیوی سے جماع کیا (یعنی وظیفہ زوجیت کرلیا) آپ نے فرمایا کیا غلام آزاد کر سکتا ہے۔ وہ کہنے لگا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مہینے پے در پے روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہے؟ وہ کہنے لگا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے۔ اس نے کہا نہیں پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا بڑا تھیلا آیا تو آپ نے فرمایا اس کو صدقہ کر دے وہ کہنے لگا کیا ہم سے بھی زیادہ کوئی فقیر ہے جن پر میں صدقہ کروں پر ان دو پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی بھی گھرانہ میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داڑھیں مبارک نظر آنے لگیں۔ اور آپ نے فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

1 تمام کتب حدیث/صحیح بخاری شریف، کتاب الصیام، باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن لہ شیء۔ جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 194 مترجم۔ شارح حدیث حافظ ابن حجر رحمہ اللہ علیہ اس حدیث مبارک سے فوائد کا استخراج کرتے ہوئے فرماتے ہیں ﴿وفیہ الرفق بالمتعلم والتلطف فی التعلیم والتالیف علی الدین﴾ اس حدیث سے طالب علم کے ساتھ نرمی اور سکھانے میں پیار سے کام لینا اور دین سے لوگوں کو مانوس کرنے کی ترغیب ہے۔ فتح الباری جلد 5 صفحہ نمبر 75

اس حدیثِ مبارک سے بھی یہی معلوم ہوا کہ غریب کا خیال رکھنا ہر کس و ناکس کے ساتھ تعاون کرنا اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

نرمی کی ایک اور جھلک:۔

ہمارے ہاں یہ عادت ہے کہ جب ہم خلاف شرع کوئی کام دیکھتے ہیں تو فوراً طیش اور غصے میں آجاتے ہیں اور سختی کی انتہا کر دیتے ہیں جبکہ کئی واقعات سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خلاف شرع کوئی کام دیکھتے تو نرمی کے ساتھ سمجھاتے تا کہ آپس کا تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہو اور مسئلہ بھی سمجھ میں آجائے۔

حدیث نمبر ﴿51﴾

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

﴿مرَّ النبیُ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بامرأۃٍ تَبکی عند قبرٍ فقال اتّقِی اللّٰہَ واصبری قالت: إلیک عنّی فإنّک لم تُصَبْ بمصیبَتی ولم تعرفہ فقیل لھا: إنّہ النبیُ صلی اللہ علیہ وسلم فأتتِ النبیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فلم تجد عندہ بوّابِین فقالت لم اعرِفکَ فقال إنما الصبرُ عند الصدمۃِ الأولی﴾[1]

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک عورت پر ہوا جو قبر پر بیٹھی ہوئی رو

---

1 صحیح بخاری شریف کتاب الجنائز ، باب زیارۃِ القُبُورِ جلد 2 صفحہ نمبر 343۔ شارح حدیث امام ابن حجر رحمہ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں ان میں سے (من التواضع و الرفق بالجاھل) انکسار اور بے خبر و جاہل کے ساتھ نرمی کرنا ہے۔ فتح الباری جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 392 طبع بمصر

رہی تھی، آپ ؐ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ وہ بولی جا پرے ہٹ، تجھ پر وہ مصیبت نہیں پڑی جو مجھے پیش آئی ہے۔ وہ آپ کو پہچان نہ سکی تھی۔ پھر جب لوگوں نے اسے بتایا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے، تو اب وہ (گھبرا کر) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر پہنچی۔ وہاں اسے کوئی دربان نہ ملا۔ پھر اس نے کہا کہ میں آپ کو پہچان نہ سکی تھی۔ (معاف فرمایئے) تو آپ نے فرمایا کہ صبر تو جب صدمہ شروع ہو اس وقت کرنا چاہیے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نصیحت کا جواب سختی یا ترشی سے دے تو اس سے لڑنا نہیں چاہیے بلکہ اپنے جذبات پر قابو رکھتے ہوئے نرمی کا اظہار کرنا چاہیے۔

حدیث نمبر ﴿52﴾

سیدنا حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿کنت غلاما فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت یدی تطیش فی الصحفة فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاغلام سمّ اللہ وکل بیمینک، وکل مما یلیک﴾1

---

1 صحیح مسلم شریف، کتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحکامهما، جلد نمبر 2 اور سنن ابي داؤد کے الفاظ کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿أدنُ منّی فسمّ اللہ، وکل بیمینک، وکل مما یلیک﴾ میرے قریب ہو اور اللہ کا نام لے اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا۔ اور بخاری شریف میں آتا ہے سیدنا حضرت عمر بن ابی سلمہ فرماتے ہیں کہ ﴿فمازالت تلک طِعمتی بعد﴾ اس کے بعد میرے کھانے کا ہمیشہ طریقہ یہی رہا۔ صحیح بخاری کتاب الاطعمة، باب التسمیة علی الطعام

ترجمہ: میں چھوٹی عمر کا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بیٹھا تھا اور میں پیالی میں اِدھر اُدھر ہاتھ مار رہا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بچے اللہ کا نام لے اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کے بالخصوص چھوٹے بچے خلاف شرع یا خلاف ادب کوئی کام کریں یا بات کہیں تو بجائے سختی و ڈانٹ ڈپٹ کے نرمی کے ساتھ بتلانا اور سمجھانا چاہیے۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے ظاہر ہوتا ہے۔

حدیث نمبر ﴿53﴾

سیدنا حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

﴿ بینا أنا أصلِّي مع رسولِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم إذ عطس رجلٌ من القوم، فقلتُ: یرحمک اللّٰہُ فرماني القومُ بأبصارِھم، فقلت: واثکل أمِّیاہ ماشأنکم تنظرون إليَّ؟ فجعلوا یضربون بأیدِیھم علی أفخاذِھم، فلما رأیتُھم یُصمِّتونني لکنّي سکتُّ، فلما صلی النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فبأبي ھو وأمي ما رأیتُ معلِّماً قبلَہ ولا بعدہ أحسنَ تعلیماً منہ، فواللّٰہِ! ما کَھَرَني ولا ضَرَبَنِي ولا شَتَمَني قال: إنّ ھذہ الصّلاۃَ لایَصلُحُ فیھا شيءٌ من کلامِ الناس. إنما ھو التسبیحُ والتکبیرُ وقراءۃُ القرآن ﴾[1]

---

1 صحیح مسلم شریف، کتاب المساجد، باب تحریم الکلام في الصّلوٰۃ ونسخ ماکان من اباحتہ۔ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 470 مترجم۔ شارح حدیث محی الدین ابوزکریا یحییٰ فرماتے ہیں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ترجمہ: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ اتنے میں جماعت میں سے ایک شخص کو چھینک آئی۔ میں نے کہا یَرْحَمُکَ اللّٰہِ تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا کاش میری ماں مجھے روئے، تم مجھے کیوں گھورتے ہو؟ یہ سن کر وہ لوگ اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے۔ میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرنا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہوگیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں نے آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کوئی آپ سے بہتر سکھلانے والا نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم نہ آپ نے مجھے جھڑکا، نہ مارا اور نہ گالی دی۔ صرف فرمایا نماز میں انسانوں سے بات چیت کرنا درست نہیں، یہ تو تسبیح اور تکبیر اور قرآن کریم کی تلاوت کا نام ہے۔

قارئین کرام! یہ طویل حدیث کا ابتدائی حصہ ہے اور دوسرے حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نرمی کی وجہ سے جو اس پر اثر ہوا اس کا ذکر ہے۔ کہ اس نے دورِ جاہلیت کی تمام باتیں بالوضاحت بیان کیں اور کے بعد ان سے توبہ

کہ ﴿وفیہ بیان ماکان علیہ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم من عظیم الخلق الذی شہد اللّٰہ تعالیٰ لہ بہ ورفقہ بالجاھل ورأفہ وشفقتہ علیہ، وفیہ التخلّق بخلقہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الرفق بالجاھل وحسن تعلیمہ واللطف بہ وتقریب الصواب إلی فھمہ﴾ اس حدیث مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم اخلاق کا بیان ہے جس کی گواہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دی۔ آپ کا بے خبر کے ساتھ نرمی اور شفقت کے ساتھ پیش آنا، اور اچھے انداز سے اس کو تعلیم دینا اور اس سے پیار کرنا ظاہر ہوا اور اسی طرح ہمیں بھی ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے اور درست بات اچھے طریقے سے سمجھانی چاہیے۔ شرح نووی۔ جلد 1 صفحہ 203

تائب ہوتے ہوئے اسلام پر کاربند رہنے کا عہد کیا۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نرمی کے ساتھ غیروں کو اپنا بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ کے رسول! میں زنا کرنا چاہتا ہوں:۔

اگر کوئی شخص آج ہمیں یہ جملہ کہے تو ہم معاملہ لڑائی جھگڑے تک پہنچا دیں اور اس پر طرح طرح کے فتوے لگائیں لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص نے یہ بات کہی کہ میں زنا کرنا چاہتا ہوں تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کو ڈانٹنا شروع کر دیا۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے صحابہ رک جاؤ اس کو کچھ نہ کہو اور آپ نے انتہائی نرمی کے ساتھ سمجھاتے ہوئے جو ارشاد فرمایا اس پر غور فرمائیں۔

حدیث نمبر ﴿54﴾

سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے اس کو کہا

﴿اُدْنُه فدنا منه قريبًا قال فَجَلَسَ قَال أتُحِبُّه لأُمِّک قال لا واللّٰهِ جعلني اللّٰهُ فداءَ ک قال ولا الناسُ يُحِبُّونه لأمهاتِهم قال أفتحِبُّه لِابْنَتِک قال لا واللّٰه! يارسولَ اللّٰه جعلني اللّٰه فداء ک قال ولا الناس يحبونه لبناتِهم قال أفتحِبُّه لأختِک قال لا واللّٰه جعلني اللّٰه فداء ک قال ولا الناس يحبونه لأخواتِهم قال أفتحبه لعمَّتِک قال لا واللّٰه جعلني اللّٰه فداء ک قال ولا الناس يحبونه لعماتِهمْ قال أفتحِبُّه لخالتِک قال ولا واللّٰه جعلني اللّٰه فداء ک قال ولا الناس يحبونه لخالاتِهم قال فوضع يدَه عليه، وقال: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَه، وطَهِّرْ قَلْبَهُ وَحَصِّنْ فَرْجَهُ فلم يكن بعد ذلک الفتى

یلتفتُ إلی شیءٍ﴾1

ترجمہ: میرے قریب ہو، پس وہ آپ کے قریب ہو کر بیٹھ گیا، تو آپ نے فرمایا کیا تو اس کو (یعنی زنا) اپنی ماں کے لئے پسند کرتا ہے؟ وہ کہنے لگا میں آپ پہ قربان جاؤں اللہ کی قسم نہیں۔ آپ نے فرمایا تو لوگ بھی اپنی ماؤں کے لئے یہ پسند نہیں کرتے۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تو یہ اپنی بیٹی کے لئے پسند کرتا ہے؟ وہ کہنے لگا اللہ مجھے آپ پہ قربان کرے اللہ کی قسم نہیں تو آپ نے فرمایا لوگ بھی اپنی بہنوں کے لئے پسند نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا کیا تو اپنی پھوپھی کے لئے پسند کرتا ہے؟ وہ کہنے لگا اللہ مجھے آپ پر قربان کرے اللہ کی قسم نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ بھی اپنی پھوپھیوں کے لئے اس کو پسند نہیں کرتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اپنی خالہ کے لئے اسے پسند کرتا ہے؟ وہ کہنے لگا اللہ مجھے آپ پہ قربان کرے اللہ کی قسم نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ بھی اپنی خالاؤں کے لئے اسے پسند نہیں کرتے۔ (اس قدر نرمی سے سمجھانے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنے ہاتھ کو رکھا (سر پر یا کندھے پر) اور فرمایا اے اللہ اس کے گناہ کو معاف کردے اور اس کے دل کو صاف کردے اور اس کی شرمگاہ کو پاک کردے۔ صحابی رسول فرماتے ہیں۔ (آپؐ کے سمجھانے اور دعا کرنے کا اس پر یہ اثر ہوا کہ وہ اِدھر اُدھر جھانکتا بھی نہیں تھا۔

سبحان اللہ تعالیٰ

---

1 مسند احمد، مسند ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ نمبر 1642 حدیث نمبر 22564 طبع بیت الافکار الدولیہ/ حدیث صحیح

کیا آج ہم میں کوئی ایسا نرم خو اور متحمل مزاج رہنما، لیڈر یا قائد ہے جو اس قدر نرمی اور خیر خواہی کے جذبہ کے ساتھ لوگوں کو اپنے قریب کرے۔ اور ملت کے جوانوں کو شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچانے کی بہتر تدبیر کرے اللہ تعالیٰ ہمیں اسوہ رسول کے مطابق لوگوں کو اپنے قریب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

.... تمت بالخیر ....

طالب دعا

عبدالمنان راسخ
جامعة الكتاب و الحكمة
فیصل آباد/ دپاکستان

16 جولائی 2003 بروز بدھ